**اسرار زیارت عاشورا**

|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| نام کتاب | : | اسرار زیارت عاشورا |
| تاریخ اشاعت | : | جمادی الأخر، ۱۴۳3؁ھ ،اپریل، ۲۰۱2؁ء |
| ناشر | : | جعفری پروپگیشن سینٹر، باندرہ، ممبئی – 400050۔ |
| پتہ | : | Asma Manzil, Room No. 10, Bazar Road, Opp. Khoja Masjid, Bandra (W), Mumbai–50. Tel.: 2642 5777. www.jpconline.org  E-mail: jpcbandra@yahoo.com, jpcbandra@gmail.com |

# 

# انتساب

یہ ناچیز کاوش

مصحفِ ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام جنہوں نے یہ مقدس زیارت تعلیم فرمائی۔

حضرت ولی عصرؑ حجۃ بن الحسن علیہما السلام ارواحنالہ الفداء کے نام جنہوں نے اس کے پڑھنے کی ترغیب دلائی۔

اور

ان سالکانِ کربلاء کے نام جنہوں نے زیارتِ عاشورہ کو اپنے وجود سے زندہ رکھا اور ہمیشہ خلوص و اخلاص سے اسے پڑھتے رہنے کی سعادت حاصل کی۔

اور

ان حریم ولدیت کے عاشقوں کے نام جنہوں نے اپنے دلوں کو زیارت عاشورہ کے نور سے منور کیا اور اس کے فیض و برکات سے بہرہ مند ہوئے۔

# ابتدائیہ

دنیا کے ہر انسان مادی معنوی کمالات کے حصول میں اپنے سے بالاتر قوت کا طالب اور زندگی کے ہر مصائب و آلام برطرف کرنے کیلئے ناصر و مددگار کا محتاج و نیاز مند ہوتا ہے۔

انسان بارگاہ خداوندی میں سرنیازخم کرنے اور اس سے راز و نیاز کے ذریعے ہی اپنے میں معنوی بلندی محسوس کرتا ہے۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کی بنیاد فطرت پر ہے۔ اسی کو طبیعت کا قانون کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ اسی لئے جب کوئی لاعلاج بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اس سے چھٹکارا پانے کیلئے کسی ایسے کی طرف رجوع کرتاہے جو اس کو اس سے نجات دلاسکے اور بیمار اس ماہر فن کی تدبیر و تجویز کے سہارے اپنی مشکلوں کو حل کرتا ہے۔ لیکن جب گرشدائد انتہائی منزل کو پہونچ جاتے ہیں اور انسانی قوت جواب دے دیتی ہے تو وہاں انسان مجسمۂ حیرت بن کر رہ جاتا ہے پھر کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آتی۔ ایسے نازک وقت میں بے سہارا انسان خود بخود ایک ایسی حقیقت کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جس کا اقتدار نہ صرف کائنات کی ظاہری اشیاء پر ہے بلکہ اس کی حکومت ذروں ذروں پر ہے جس نے خود انکو وجود بخشا اور لباس خلقت سے آراستہ کیا تاکہ قادر مطلق کی راہِ حق و صداقت کی طرف رہنمائی کرکے سعادت ابدی سے ہمکنار کرے۔

خدا پرستوں بالخصوص شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اہلبیت و طہارت ﷨ عالم ظاہری و باطنی دونوں پر یکساں تسلط رکھتے ہیں انسان و کائنات امکان پر انہیں کا تسلط و اقتدار ہے وہی صرف خدا اور خلقِ خدا کے درمیان واسطہ ہیں اسی کی طرف زیارت جامعہ میں اشارہ ہے

بِرَبکم بدواللّٰہ و بکم ویغتم و بکم ینزل الغیث

یعنی آپ ہی تمام اشیاء کے آغاز و انجام ہیں آپ ہی کے ذریعے آسمان سے بارش ہوتی ہے۔

یہی اولیاء الٰہی ہیں جو مصیبتوں میں اپنے چاہنے والوں کی مشکل کشائی فرماتے ہیں اور ان کے چاہنے والے بھی عتبات عالیہ پر حاضری دے کر انکی ارواح طیبہ سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

آج سائنس کی دنیا نے بھی اپنی تحقیق سے یہ بات واضح کردی کہ دعا و تولسل اور گریہ و زاری یہ وہ حقیقتیں ہیں جن کے ذریعہ بے شمار جسمانی و روحانی امراض کا علاج ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سینکڑوں سال گذر جانے کے باوجود یہ زیارت گاہیں ان کے توسلات اور عقیدتیں نہ تو گھٹی ہیں نہ ہی فرسودہ ہوئیں، بلکہ جوں جوں نادانیوں، جہالتوں اور تاریکیوں کا پردہ چاک ہوتا جا رہا ہے۔ حقیقتیں روز و رشن کی طرح آشکار ہوتی جارہی ہیں۔ انہیں حقائق میں سے ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ آج کا انسان انہیں عتبات عالیہ سے کسب فیض کرکے زیادہ خدا شناس بن رہا ہے۔

زیارت عاشورہ اور دعاء علقمہ بارگاہ آل محمد علیہم السلام میں رسائی کا ذریعہ اور خداوند عالم کے حضور میں ان ذوات قدسیہ کے ذریعہ شفاعت کا وسیلہ ہیں بلکہ اعمالِ عاشورا وہ ذریعہ ہے جس سے ہر حسینی عقیدت مند بلا واسطہ یا بالواسطہ خدا سے محوِ کلام ہوتا ہے۔

اعمال عاشورا بجالانے والے یہ احساس کرتے ہیں کہ وہ عالم ملکوت کی سیر کررہے ہیں اور رحمتِ الٰہی کے وسیع آسمان میں محوِ پرواز ہیں اور رب العزت کے فیوض و برکات ان کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

اسی لئے بزرگانِ دین نے تقرب خدا اور قبولیت حاجت کیلئے زیارت عاشورہ کو وسیلہ قرار دیا۔ مذہبی علماء میدانِ عمل میں بہت آگے تھے ہمیں انکی زندگی میں ملتا ہے کہ انہوں نے بارہا اعمال عاشورہ بجالانے کی تاکید فرمائی اور جب کبھی انکے سامنے طوفان زمانہ نے سر اٹھایا تو اعمال عاشورہ کو پناہ گاہ سے اپنے کو بچالیا۔ اسکی روشن دلیل وہ واقعات ہیں جن کا تذکرہ آنے والے صفحات میں ہوگا۔

یہ واقعات اس دریائے بے کراں کے چند قطرات ہیں کہ جن سے عاشقان ولدیت نے اپنے خانۂ دل کو زیارت عاشورہ کی نورانیت سے فروزاں کیا۔

خوش نصیب ہیں، وہ شیعہ جنہوں نے مدت دراز تک زیارت عاشورہ سے ہونے والے فوائد کو تحریری شکل دی لہٰذا جن لوگوں نے اعمال عاشورہ کے فوائد سے برکات سے استفادہ کیا ہے ان سے گذارش ہے کہ وہ مطلع فرمائیں تاکہ اسکی اشاعت کرکے لوگوں کو اعمال عاشورہ کی ترغیب دلائی جا سکے۔

# فضیلت زیارت ائمہ معصومین ﷨

زیارت ائمہ معصومین ﷨ اور اسکا شوق ایک ایسا خزانہ ہے جو بطور لطف خاص خداوند عالم شیعیان علی ابن ابی طالب کیلئے مخصوص ہے۔ یہ ایک ایسی سعادت ہے جو دنیا و آخرت کو سنوارنے میں مومن کیلئے حد سے زیادہ معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس عظیم کار خیر کیلئے جس کا شوق ہر مومن کے دل میں پایا جاتا ہے بہتر ہے احادیث ائمہ معصومین کے ذریعہ اس شوق کو اکسا کر عملی جامہ پہنانے کیلئے امادہ کیا جائے۔اس چھوٹے سے مقدمہ میں چند ائمہ معصومین کی زیارت کی فضیلت نقل کی جارہی ہے تاکہ مقدمہ طویل نہ ہوجائے اسکا مطلب یہ نہیں کہ دوسرے ائمہ معصومین کی زیارت کی کوئی فضیلت نہیں یا صرف اتنی ہی حدیثیں موجود ہیں، اس سے پہلے علامہ مجلسی ﷫ نے بحار الانوار میں عیون المعجزات سے جو سخاوی کے اشعار نقل کئے ہیں اس کا اردو ترجمہ ہم اردو مفاتیح الجنان صفحہ ۵۵۵ سے نقل کرتے ہیں:

|  |  |
| --- | --- |
| خدا کرے کہ سفر زیست یوں تمام کریں | جو آستانہ ہو انکا وہیں قیام کریں |
| کہ جو بھی انکا اطاعت نہاد ہوتا ہے | وہ انکی دید سے مسرور و شاد ہوتا ہے |
| مگر یہ خوف ہے دل میں گناہ گار ہیں ہم | کرے گے سامنا کیونکر کہ شرمسار ہیں ہم |
| صدا یہ آتی ہے فطرت ہے انکی لطف و کرم | امیدواروں پہ کرتے ہیں لطف وہ پیہم |
| یہ سنکے ہم نے کیا پیش بارگاہ ناز | امید و بیم کے مابین قصدراز و نیاز |

## ۱۔ فضیلت زیارت رسول خدا ﷺ اور معصومین بقیع ﷨

(۱) حمیری نے قرب الاسناد میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے: جو شخص زیارت کرے زندگی میں یا حیات کے بعد میں روز قیامت اسکی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔

(۲) ایک اور حدیث میں حضرت زہرا ﷥ نے رسول خدا ﷺ کی زیارت زندگی اور بعد از موت کرنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے کہ خداوندعالم اس پر جنت واجب کرے گا اس حدیث معتبر میں عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص امام حسن کی زیارت جنت البقیع میں کرے تو اسکا قدم صراط پر ثابت رہے گا جب کہ دوسروں کے قدم لغزش کھارہے ہوں گے۔

(3) مقنعہ میں امام صادق ﷣ سے روایت ہے کہ جو شخص ہماری زیارت کرے گا اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور وہ فقیر اور پریشان نہیں ہوتا۔

(4) شیخ طوسی ﷫ نے امام حسن عسکری ﷣ نے نقل کیا ہے کہ جو شخص زیارت کرے امام صادق ﷣ اور انکے پدر بزرگوار امام محمد باقر ﷣ کی اسے درد چشم نہ ہوگا۔ اور کسی بیماری اور درد میں مبتلا ہوکر نہ مرے گا۔

(5) ابن قولویہ نے حشام بن سالم ﷫ سے امام صادق ﷣کی ایک طولانی حدیث نقل کی ہے کہ ایک شخص امام صادق ﷣ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ کیا آپ کے والد کی زیارت کرنا چاہيے۔ فرمایا کہ ہاں۔ فرمایا کہ زیارت کرنے کا ثواب کیا ہے۔ فرمایا کہ جنت اسکے لئے ہے۔ اگر امامت پراعتقاد رکھتا ہے۔ اور انکا اتباع بھی کرے عرض کی جو شخص انکی زیارت سے اعراض کرے اسکے لئے کیا ہے؟ فرمایا روز قیامت حسرت اور افسوس میں رہے گا۔

قارئین اس ضمن میں جو حدیثیں بیان کی گئی ہیں۔ اسپر غور و خوص کریں تو معلوم ہوگا کہ ان ثواب کا وہی حقدار ہوگا جو انپر اعتقاد رکھتا ہو اور انکی اتباع کی کوشش کرتا ہو۔

اسکے علاوہ راوی کا یہ پوچھنا کہ جو اس سے اعراض کرے شاید دماغ میں یہ سوال پیدا کرے کہ کہ کیا کوئی شیعہ ایسا بھی ہے زیارت نہ کرنا چاہتا ہو۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ کوئی شیعہ صاف طور سے تو نہیں کہتا لیکن پیسہ کی محبت اسے پیسہ خرچ کرنے سے روکتی ہے تو وہ کہتا ہوا نظر آتا ہے جب مولا بلائیں گے تو جائیں گے۔ بیشک یہ ایک حقیقت ہے کہ جب ائمہ معصومین بلائیں تو ہی ہم جا سکتے ہیں۔ لیکن کوشش دعا اور اپنے اعمال کی اصلاح کے ذریعہ امادگی ہمیں کرنا ہے۔ ورنہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیسے کا تو ڈھیر ہوتا ہے لیکن پاسپورٹ ہی نہیں۔ تو کیا ائمہ معصومین ہمیں پاسپورٹ بنوا کردیں گے۔ کبھی کبھی ہم ہر طریقے سے امادہ ہوتے ہیں۔ لیکن ہماری کچھ گناہوں کی وجہ سے یا تو ہم سفر ہی نہیں کرپاتے یا سفر کرنے کے باوجود زیارت سے مشرف نہیں ہوپاتے۔خداوند عالم ہم سب کے ان گناہوں کو بخش دے جو اس کار خیر کے انجام دہی میں باعث رکاوٹ بنتے ہوں۔

## (ب) فضیلت زیارت حضرت امیر المومنین ﷣ :

(۱) شیخ طوسی ﷫ نے صحیح سند سے محمدبن مسلم ﷛ اور انھوں نے امام صادق ﷣ سے روایت کی ہے کہ جو شخص امیر المومنین ﷣ کی زیارت انکے حق کو پہچانتے ہوئے کرے یعنی انکو امام مانتا ہو جس کی اطاعت واجب ہے۔ اور خلیفہ بلا فصل جانتا ہو اور تکبر و جبر کے اعتبار سے زیارت کو نہ آیا ہو۔ تو خدا اسکے لئے ایک لاکھ شہیدوں کا ثواب لکھتا ہے اور اسکے پچھلے اوراگلے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور وہ روز قیامت اٹھایا جائے گا اسطرح کہ حول محشر سے بے خوف ہوگا۔ خدا اُسپر حساب آسان کردے گا۔ اور ملائکہ اسکا استقبال کریں گے۔ اور جب زیارت سے واپس ہوگا تو ملائکہ اسکے گھر تک پیچھاکریں گے۔ اور قبر تک طلب بخشش کریں گے۔

(۲) سید عبد الکریم طاوس ﷫ نے فرحۃ الغری میں حضرت امام صادق ﷣ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ابن مارد سے فرمایا کہ اے ابن مارد جو شخص میرے جد امیر المومنین ﷣کی زیارت انکے حق کو پہچان کر کرے خدا اسکے لئے ہر قدم پر حج مقبول اور عمرہ پسندیدہ کا ثواب لکھے گا۔ اے ابن مارد بخدا آتش جہنم اس قوم کو نہ جلا سکے گی جو زیارت امیر المومنین ﷣میں غبار آلود ہوا ہو چاہے پیدل جائے یا سواری پر اے ابن مارد اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھو۔

|  |  |
| --- | --- |
| اسی کی پناہ ڈھونڈ اگر ہوشیار ہے | جو روز حشر عاصیوں کا ذمہ دار ہے |
| فطرت کا اسکی لطف و کرم اک شعار ہے | ہر حرف راز کا بھی وہی راز دار ہے |

امیر المومنین ﷣ کی ایک مداح اس انداز میں قبر کی طرف رجوع ہوتا ہے۔

|  |  |
| --- | --- |
| اے ابن مرسل اعظم مرے گناہ | کانٹا ہے مری آنکھ کا اور توپناہ گاہ |
| قدرت نے تجھ کو بخشا ہے وہ روح لازوال | آغاز تک بھی جسکی رسائی ہے ایک محال |
| لطف خدا نے تجھ کو وہ ذیشان کردیا | قدموں پہ تیرے دہر کو قربان کردیا |

## (ج) ائمہ کاظمین ﷦ کی زیارت کی فضیلت:

(۱) ان دونوں بزرگواروں کی زیارت کی کافی فضیلت ہے۔ روایت میں ہے کہ جو امام موسیٰ کاظم ﷣ کی زیارت کرے وہ ایسا ہے جیسا رسول خدا ﷺ کی زیارت اور امیر المومنین ﷣ کی زیارت کی ہو۔ اوردوسری حدیث میں ہے کہ جو انکی زیارت کرے جنت اسکے لئے ہے۔

(۲) شیخ صدوق ﷫ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن عقبہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام علی نقی کی خدمت میں خط لکھا۔ اور اسمیں سوال کیا کہ زیارت امام حسین، امام موسیٰ اورمحمد تقی ﷣ میں کون بہتر ہے۔ فرمایا زیارت امام حسین مقدم ہے اور ان دو معصوموں کی زیارت جامع تر اور ثواب زیادہ ہے۔

## (د) فضیلت زیارت امام رضا ﷣:

(۱) حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ بہت جلد میرے جسم کا ایک ٹکڑا خراسان کی زمین میں دفن کیا جائیگا۔ کوئی مومن اسکی زیارت نہ کرے گا مگر یہ کہ خدا جنت کو اسکے لئے واجب کردے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ کوئی غمزدہ اسکی زیارت کرے گا خدا اسکے غم کو دور کردے گا اور جو گناہ گار بھی اسکی زیارت کرے گا خدا اسکے گناہوں کو بخش دے گا۔

(۲) امام موسیٰ الکاظم ﷣ نے فرمایا جو شخص میرے بیٹے علی رضا کی زیارت کرے تو اسکے لئے خداوند عالم کے پاس ستر مقبو ل حج کا ثواب ہوگا۔ راوی نے کہا ستر مقبول حج؟ حضرت نے فرمایا ستر ہزار حج اور فرمایا اور کتنے ہی حج تو قبول بھی نہیں ہوتے…پھر فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو عرش خدا پر چار پچھلے زمانے والے اور چار اگلے زمانے والے ہوں گے۔ پہلے والوں میں نوح، ابراہیم، موسیٰ، اور عیسیٰ ﷨ اور بعد والوں میں محمد و علی و حسن و حسین ﷨ ہوں گے۔ پھر ہمارے ساتھ عرش پر وہ بیٹھے ہوں گے جنھوں نے ائمہ کی قبروں کی زیارت کی ہوگی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ میرے فرزند علی کی قبر کی زیارت کرنے والوں کا درجہ سب سے بلند اور انکی عطا بھی سب سے زیادہ ہوگی۔

(۳) خود امام علی رضا ﷣ نے فرمایا ……جو شخص میر ی زیارت کرے گا گویا ایسا ہوگا کہ رسول خدا کی زیارت کی ہو۔ اور اس زیارت کی وجہ سے ہزار پسندیدہ حج اور ہزار مقبو ل عمرہ کا ثواب لکھے گا۔ اور روز قیامت میں میرے آباء اسکی شفاعت کرنے والے ہوں گے۔

(۴) دو معتبر سندوں کے ساتھ منقول ہے کہ حضرت امام رضا ﷣ نے فرمایا کہ جو شخص میری زیارت کرے اس دوری قبر کے باوجود تو میں اسکے پاس روز قیامت تین مقامات پر آؤں گا۔ تاکہ اسکے خوف سے اسکو نجات دلاؤں۔

(ا) جس وقت نیکوکاروں کا اعمال داہنے ہاتھ اور بدکاروں کے بائیں ہاتھوں میں ہوگا۔

(ب) صراط کے وقت

(ج) میزان کے وقت

(۵) امام رضا ﷣ نے فرمایا ……… تم شیعوں میں سے جو بھی میری قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھے گا تو روز قیامت خدا کی جانب سے گناہوں کی بخشش کا مستحق ہوگا۔ اور اس خدا کی قسم جس نے ہم کو محمد ﷺ کے بعد امامت کے ذریعے عزت بخشی اور ہم کو آنحضرت کی وصیت سے مخصوص قرار دیا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری زیارت کرنے والے تمام گروہوں سے بہتر ہوں گے……

(۷) معبر سند سے منقول ہے کہ محمد بن سلیمان نے امام محمد تقی ﷣ سے پوچھا کہ ایک شخص نے بعنوان حج تمتع اپنا واجب حج کیا………(پھر تمام ائمہ کی زیارت کرتے ہوئے امام رضا ﷣ کی واپس ہوگیا) اس وقت خدا نے اسکو اتنا مال و دولت دیا ہے کہ دوبارہ حج کیلئے جائے وہ کون سا عمل انجام دے۔ حج کو جائے یا خراسان امام رضا کی زیارت کو۔ فرمایا میرے والد کی زیارت کے لئے جانا افضل ہے۔ اور چاہيے؟؟؟ کہ ماہ رجب میں جائے۔

(۸) امام محمد تقی ﷣ نے فرمایا جو شخص میرے والد کی زیارت ایسی حالت میں کرے کہ انکے حق سے آگاہ ہو میں اسکی جنت کا ضامن ہوں۔

## (ہ) فضیلت زیارت امام حسین ﷣:

زیارت امام حسین ﷣ کی فضیلت میں بے شمار حدیثیں ہیں۔ جسے ابن قولویہ نے کتاب کامل الزیارۃ میں نقل کیا ہے جسکے بارے میں مرحوم حضرت آیۃ اللہ الحاج السید ابولقاسم الخوئی طاب ثراہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کتاب کی تمام تر حدیثیں صحیح ہیں۔ چونکہ کتاب عربی و فارسی میں ہے لہٰذا ہم یہاں حدیثوں کا خلاصہ بقدر عنوان نقل کرتے ہیں۔

(1) زیارت امام حسین﷣ حج و عمرہ و جہاد کے برابر ہے بلکہ انسے کئی درجہ بلند۔

(۲) مغفرت کا ذریعہ ہے۔

(۳) روز قیامت آسانی حساب کا باعث

(۴) روز آخرت بلندی درجات کا سبب ہوگی

(۵) زیارت امام حسین ﷣دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔

(۶) زائر امام حسین ﷣کی عمر طولانی ہوجاتی ہے۔

(۷) زیارت امام حسین ﷣کرنا انسان کے جسم و مال کی حفاظت اور زرق میں اضافہ کی زمانت ہے۔

(۸) زیارت امام حسین﷣ کرنا حاجت کے پورا ہونے اور غموں کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۹) زیارت امام حسین﷣ کو ترک کرنا نقصان دیں اور پیغمبر کے حقوق کو ترک کرنے کے مانند ہے۔

(۱۰) روزِ قیامت خدا زائر امام حسین﷣ کا محافظ ہوگا۔

(۱۱) زیارت امام حسین﷣ جان کنی کی سختی اور قبر کی وحشت کو دور کرتی ہے۔

(۱۲) زیارت امام حسین ﷣ میں خرچ کیا گیا ایک درہم ہزار درہم بلکہ دس ہزار درہم کے برابر حساب ہوتا ہے۔

(۱۳) جب زائر امام حسین قبر امام حسین ﷣ کی طرف رخ کرتا ہے تو چار ہزار ملائکہ اسکا استقبال کرتے ہیں۔

(۱۴) اور جب وہ واپس ہوتا ہے تو وہ اسکے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔

(۱۵) زائرین امام حسین کیلئے پیغمبر، وصی پیغمبر ائمہ معصومین اور ملائکہ دعا کرتے ہیں۔

(۱۶) جب زائر امام حسین﷣ واپس ہونے لگتا ہے تو حضرت زہرا ﷥ اس سے مخاطب ہوکر کہتی ہیں اے زائر جا اوراپنے اعمال پھر سے شروع کر کیونکہ تیرے گناہ اب ایسے ہی ہوگئے ہیں جیسے تو شکم مادر سے ابھی دنیا میں وجود میں آیا۔

(۱۷) زائر امام حسین ﷣کیلئے خود امام حسین ﷣ نے فرمایا کہ میرے بعد جو میری زیارت کرے گا میں قیامت میں اسے ڈھونڈ نکالوں گا۔

(۱۸) زائرین امام حسین﷣۴۰ سال قبل جنت میں داخل ہوں گے جب کہ دوسرے لوگ اپنے حساب و کتاب میں مشغول ہوں گے۔

(۱۹) زائرین امام حسین ﷣ کا ثواب اللہ کے پاس ہے اور وہ کم از کم یہ ہے کہ اللہ انہیں جنت عنایت کر ے گا۔

(۲۰) زائر امام حسین ﷣ کو روز قیامت شفاعت کرنےكا شرف حاصل ہوگا۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں یہ ثواب حج و عمرہ و جہاد کا اسکے لئے ہے جسکے واجب حج ادا ہوگئے ہوں۔ یا پھر وہ مستطیع حج نہ ہوا ہو۔ ورنہ ان احادیث کا مقصد ہر گز یہ نہیں کہ ہم حج واجب ترک کریں اور ائمہ کی زیارت پر اکتفا کریں۔ اسکے علاوہ ائمہ معصومین نے اس بات پر بھی اسرار کیا ہے کہ جو شخص قرض لیکر ہماری زیارت کو آئے ہم اسکے قرض کے ادائیگی کی زمانت لیتے ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص ائمہ معصومین کی زیارت کا شرف نہیں حاصل کرسکتا۔ یا ہمیشہ ہمیشہ تو وہاں رہ نہیں سکتا تو پھر کیا کرے؟ ہماری جانیں نثار ائمہ معصومن ﷨ پر کہ انھوں نے نہ زندگی کے کسی موقع پر تشنہ چھوڑا اور آخرت میں توحوض کوثر کی زمانت لے ہی لی ہے۔ حضرت رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے میری زیارت میر ی زندگی کے بعد کی وہ ایسا ہے کہ جسنے میرے ساتھ زندگی میں ہجرت کی اور اگر میری قبر پر آنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو تم میری طرف سلام کرو کیونکہ تمہارا سلام بھی مجھے پہنچتا ہے۔ صالح بن عقبہ اور سبف بن عمیرہ کہتے ہیں کہ علقمہ بن محمد حضرمی نے کہامیں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا ………کہ مجھے ایسی دعا عنایت کریں جو میں جب آپکے نزدیک نہ ہوں تو پڑھوں ……تو آپ نے زیارت عاشور اور دعائے علقمہ پڑھنے کی تعلیم دی اور اگر تونے ایساکیا تو وہ ایسا ہی ہے جیسے ملائکہ جو آنحضرت کے زائر ہیں دعا کرتے ہیں……اور پھر آپ نے ان تمام ثواب کا ذکر کیاجو زائر کے لئے ہوا کرتے ہیں……

قارئین کرام اس چھوٹے سے کتابچے میں ان معزز شخصیتوں کے واقعات درج ہیں جنھوں نے زیارت عاشورا کی بلاناغہ تلاوت کرتے ہوئے خوشنودی خدا و رسول و ائمہ کے ساتھ ساتھ اپنے دنیاوی و اخروی مقاصد بھی حاصل کیے ہیں۔ آئیے ہم اپنے آپ سے وعدہ کریں اور بارگاہ خداوند قدوس میں ائمہ معصومین ﷨ کا واسطہ دے کر دعا کریں کہ اللہ ہم کو یہ توفیق دے تاکہ تاوقت مرگ ہماری زبانوں پر السلام علیک یا ابا عبد اللہ کے الفاظ جاری ہوں۔ اور جیسے ہی ہمارے جسم سے روح خارج ہو امام حسین ﷣ کہیں وعلیکم السلام یا شیعتی و محبّی و زایئری۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین.

بِسْمِ اﷲِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام حمد و ثناء اس باری تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے دلوں کواپنی محبت کا مرکز قرار دیا اور اپنی راہ پر چلنے والوں کو جذبۂ ایثار و فداکاری کا درس دیا۔ دنیا کی پرہول و گھٹا ٹوپ وادی میں قدم رکھنے کیلئے چراغِ توحید کو مشعلِ راہ قرار دیا آخر کار انسانی ہستی کو نور تجلی نے اپنا گرویدہ بنا لیا۔

درود و سلام ہو حضرت آدم﷣ سے حضرت خاتمﷺ تک انبیاء کے اس نورانی سلسلہ پر اور حضرات ائمہ ﷨ بالخصوص امیر المؤمنین ﷣ پر جنہوں نے واقعۂ کربلا کے رونما ہونے سے برسوں پہلے لوگوں کو اس دلسوز المیہ سے خبر کیا اور اپنے کلماتِ نور کے ذریعہ یومِ عاشورہ اور اعمال عاشورہ کی تعلیم و ترغیب دلائی۔

زیارت عاشورہ اور دوسری زیارتوں میں مندرجہ ذیل فرق ہے :

(۱) زیارت عاشورہ کی وہی حیثیت ہے جو حدیث قدسی کی ہے۔ یعنی حدیث قدسی خدا کا کلام تو ہے لیکن مقام اعجاز میں نہیں ہے جیسا کہ جناب صفوان کی روایت سے ظاہر ہے۔

صفوان فرماتے ہیں:’’جناب جبرئیل نے اس زیارت کو لوحِ محفوظ سے پیغمبرﷺ تک منتقل فرمایا پھر پیغمبرﷺ نے امیر المؤمنین ﷣ کو یہ زیارت تعلیم فرمائی اور آپ نے اپنے دونوں نورِ نظر امام حسن ﷣ اور امام حسین﷣ نے اپنے فرزند ارجمند امام زین العابدین ﷣ کو اور امام زین العابدین﷣ نے امام محمد باقر﷣ کو اور امام با محمد باقر﷣ نے امام جعفر صادق ﷣ کو اور پھر امام جعفر صادق﷣ نے جناب صفوان کو تعلیم فرمائی۔

(۲) ’’میں ضامن ہوں‘‘

اس اعمال عاشورہ کو تعلیم فرماتے ہوئے امام جعفرصادق ﷣ نے فرمایا ’’اے صفوان!‘‘

(الف) میں ضامن ہوں جو بھی برابر اعمالِ عاشورہ کرتا رہے گا اسکی زیارت قبول ہوگی۔

(ب) اس کا عمل قابل تحسین ہوگا۔

(ج) حضرت احدیت اسکی حاجتوں کو برلائے گا اور کوئی اسکی درگاہ سے نامراد واپس نہیں ہوسکتا۔

اے صفوان!میرے بابا نے بھی اسکی ضمانت فرمائی ہے اور میرے دادا نے بھی اور ان سے ان کے پدر بزرگوار جناب امام حسین ﷣ نے بھی اسی طرح فرمایا اور امام حسین ﷣ نے بھی ایسی ضمانت لی تھی اور حضرت امیر المؤمنین ﷣ کو پیغمبر اسلام ﷺنے بھی اسی ضمانت کے ساتھ تعلیم فرمایا تھا اور یہ لوح محفوظ کا وہ نوشتہ ہے جسے جبرئیل امین لے کر آئے تھے۔

اے صفوان! حضرت احدیت نے قسم کھائی ہے کہ جس کسی نے بھی میرے جد مظلوم حسین﷣ کی اس زیارت کو دور یا نزدیک سے پڑھکر بارگاہ خداوندی میں دعا کیلئے ہاتھ بلند کئے تو خدا اس کی ہر حاجت کو پورا کریگا اور اس زیارت کی برکتوں سے اس کی بارگاہ سے نامراد و نکام واپس نہیں ہوگا۔ اللہ اسے بہشت سے سرفراز کرے گا جہنم سے نجات دے گا اور اس کا اقبال اتنا اونچا ہوجائے گا کہ وہ عرصۂ محشر میں اختیار شفاعت حاصل کرلیگا۔[[1]](#footnote-1)؎

اور اے صفوان! یہی نہیں جس کسی نے امام حسین ﷣ کی زیارت پڑھی گویا اس نے عرش اعظم پر حضرت احدیت کی زیارت کی۔

(۳) زیارت عاشورہ سبق آموز زیارت ہے لیکن افسوس تو یہ ہے کہ ان مذکورہ پہلوؤں پر کم توجہ دی گئی ہے فقد اس کے ظاہر الفاظ زبان پر جاری ہوتے ہیں اور روح الفاظ سے بے خبر ہے۔

## زیارت عاشورہ کی گہرائی و گیرائی کی چند جھلکیاں

(الف) امام حسین ﷣ مقام بندگی میں اس منزل تک پہونچ گئے کہ آپ کو ابا عبد اللہ، کا لقب عطا ہوا جس کے معنی، ’’خدا کے بندے کے باپ ‘‘[[2]](#footnote-2)؎

(ب) امام حسین ﷣ رسول خداﷺ، امیر المؤمنین﷣ اور فاطمہ زہراء ﷥ کے فرزند ہیں۔ حضرت کے اسی رشتہ نے تو غاصب حکومتوں کوچیں بجبیں کردیا مزید تفصیل کیلئے کتاب ’’شفاء الصدور‘‘ کا مطالعہ فرمائیں۔

(ج) امام حسین ﷣ کی مصیبت عظیم ترین مصیبت ہے۔

(د) ان مظالم کے بانیوں سے برأت و بیزاری کرنا ضروری ہے۔

زیارت عاشورہ بہرحال ناقابل تردید حقائق کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اس پر عمل کرکے انسان کو راہ راست مل سکتی ہے حقیقتوں تک رسائی ممکن ہے اور عقیدے میں راسخیت و استواری آسکتی ہے۔ زیارت عاشورہ اچھے اور برے شناخت کا معیار ہے، اور پورے طور سے دشمنانِ آل محمد ﷨ سے بیزاری کا ذریعہ ہے۔

یہی وجہ تھی کہ ہمیشہ سے دشمنوں نے زیارت عاشورہ کی مخالفت کی اور شیخ طوسی﷫ جیسے بزرگ عالم دین کو اس کے پڑھنے پر ناقابل برداشت اذیتوں کا نشانہ بنایا گیا۔

(۴) زیارتِ عاشورہ میں دنیا و آخرت کے فوائد پوشیدہ ہیں

امام جعفرصادق ﷣ فرماتے ہیں:

اے صفوان! جہاں کہیں بھی تمہیں کوئی مشکل ہو تو اعمال عاشورہ کے ذریعے اپنی حاجت کو حضرت احدیت سے طلب کرنا وہ تمہاری حاجتوں کو پورا کرے گا۔ چونکہ خدا کا وعدہ حتمی و قطعی ہے بلا شبہ ہر بڑی و اہم حاجتیں چالیس روز زیارت عاشورہ کے عمل سے پوری ہوتی ہیں بے شمار تجربوں نے اسکی شہادت دی ہے آنے والے واقعات میں ان کا ثبوت مل جائے گا۔

(۵) اعمال عاشورہ بزرگ علماء اور اردو وظائف میں شامل تھا اور یہ بزرگان اس کے فیض و برکات کے ذریعہ بہرہ مند ہوتے رہے اور اسے اپنی مشکلات کا سپر قرار دیا۔

(۶) زیارت عاشورہ سے متعلق، آپ بیتی، سچے خواب، اسکی عظمت و منفعت اور جلالت پر روشن دلیل ہیں۔ ان تمام واقعات کی جمع آوری بالتفصیل ناممکن ہے صرف اہل بیت کے چاہنے والوں اور ان کے شیدائیوں کی اطلاع کیلئے چند سچے واقعات تحریر کررہا ہوں۔

## (۱) ’’طاعون کی وباء سے نجات‘‘

بانی اورموسس حوزہ علمیہ قم آیت اللہ حاج شیخ عبد الکریم حاتری یزدی اعلیٰ اللہ مقامہٗ فرماتے ہیں کہ میری طالب علمی کا دور تھا جب سامراء میں طاعون کی وباء زوروں پر پھیلی ہوئی تھی جس کی وجہ سے آئے دن کوئی نہ کوئی موت کا شکار ہوتا تھا۔ انہیں دنوں میرے استاد مرحوم آیت اللہ سید محمد فشارکی ﷫ کے گھر پر تمام اہل علم و دانش جمع تھے کہ اچانک مرحوم آیت اللہ میرزا محمد تقی شیرازی﷫ بھی تشریف لائے جن کی علمی منزلت مرحوم فشارکی ﷫ سے کم نہ تھی۔ حالات زمانہ پر گفتگو کرتے ہوئے آپس میں یہ گفتگو ہورہی تھی کہ روز بروز مرض پھیلتا جا رہا ہے اور لوگ مرتے جارہے ہیں بعید نہیں کہ وہ دن بھی آجائے کہ پورا شہر ویران ہوجائے۔ یہ گفتگو ہوہی رہی تھی کہ ایک مرتبہ مرحوم فشارکی﷫ نے سوال کیا: اگر میں کوئی حکم دوں تو آیا اس پر عمل ہوگا اور کیا آپ حضرات مجھے مجتہد جامع الشرائط تسلیم کرتے ہیں؟ سب نے ایک زبان ہوکر کہا بیشک آپ مجتہد ہیں۔

پھر آپ حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں حکم دیتا ہوں کہ سامراء کے تمام شیعہ آج سے دس دن تک زیارت عاشورہ پڑھیں اور اس کا ثواب حضرت حجت ﷣ ارواحنالہ الفداء کی والدہ گرامی نرجس خاتون ﷥ کی روح طیبہ کو ہدیہ کریں اور ان سے التجا کریں کہ آپ اپنے فرزندِ ارجمند امام عصر ﷣ کے نزدیک ہم لوگوں کی شفاعت فرمائیں تاکہ حضرت﷣ ہم لوگوں کو اس بلا سے نجات دیں۔

مرحوم فشارکی﷫ نے مزید فرمایا جو بھی اس عمل کو بجالائے گا۔ میں اس کی ضمانت لیتا ہوں کہ وہ اس وباء سے بچ جائے گا۔ چونکہ موت و حیات کا مسئلہ تھا لہٰذا مرحوم محمد فشارکی﷫ کی تاکید کے بعد شہر کے تمام شیعہ اطاعت حکم کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے اور بیان کے مطابق عمل شروع ہوگیا۔ عمل کے شروع ہوتے ہی بیماری کا زور ختم ہونے لگا اور مؤمنین بلاء سے نجات پاگئے۔ مگر اہل سنت کے درمیان موت کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ ہر روز ان میں کوئی نہ کوئی ضرور مرتا۔ مگر کیا کرتے نہ کوئی دوا تھی نہ درماں، اہل سنت حضرات کو احساس ہوگیا کہ شیعوں کے یہاں اموات کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے لیکن ان کے یہاں ابھی تک مرنے والوں کا سلسلہ اسی طرح جاری ہے لہٰذا شرمندگی کی وجہ سے اپنے مردوں کو تاریکیٔ شب میں دفن کرتے انہیں میں سے بعض سنّی اپنے شیعہ دوستوں سے پوچھتے کہ آخر تم لوگوں نے کون سا عمل انجام دیا جس کے سبب اس مصیبت سے نجات ملی؟ تو جواب دیتے ہم زیارت عاشورہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا جب ان لوگوں نے بھی زیارت پڑھنا شروع کیا تو وہ لوگ بھی اس بلاء سے آزاد ہوگئے۔ بعض تو حضرت امام علی نقی ﷣ اور امام حسن عسکری﷣ کے حرم مطہر میں آتے اور کہتے ’’اِنَّانسلم علیکما مثل ما یسلم الشیعۃ‘‘یعنی جو زیارت آپ کے شیعہ پڑھتے ہیں وہی ہم بھی آپ کے لئے پڑھتے ہیں۔ مرحوم شیخ عبد الکریم حامری فرماتے ہیں اس عمل عاشورہ کے بعد تمام شیعہ و سنی طاعون کی وباء سے آزاد ہوگئے۔[[3]](#footnote-3)؎

## (۲) ’’ایک اور حل مشکل‘‘

مرحوم آیت اللہ دستغیب﷫ تحریر فرماتے ہیں۔ حجۃ الاسلام والمسلمین جناب آقا فرید (جو تہران کے بزرگ علماء میں شمار ہوتے اور خود گذشتہ داستان کے نا……………ہیں) فرماتے ہیں جب میں ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہوا تو وہ عمل جس کو اہل سامراء کیلئے جیل القدر عالم دین نے تعلیم فرمایا تھا۔ مجھے یاد آیا محرم کی پہلی تاریخ سے زیارت پڑھنے میں مشغول ہوگیا ابھی دس دن پورے نہ ہوئے تھے کہ آٹھویں محرم کو ہی غیبی طور سے میری مشکل حل ہوگئی۔[[4]](#footnote-4)؎

## (۳) روزی کی ضمانت

جلیل القدر عالم دین جناب شیخ عبدالجواد حائری مازندرانی فرماتے ہیں۔ ایک روز شیخ الطائف شیخ زین العابدین مازندرانی-قدس سرّہ کی خدمت میں ایک نادار شخص آیا اور اپنی معاشی تنگ دستی کی شکایت کی۔ شیخ نے کہا سید الشہداء امام حسین ﷣ کے روضۂ مبارک تک جاؤ اور زیارت عاشورہ پڑھو، تمہاری تنگ دستی ختم ہوجائے گی، اور اگر ختم نہ ہو تو میرے پاس پھر آنا وہ شخص چلا گیا، جب کچھ مدت کے بعد آپ سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگا میں زیارت میں مشغول تھا کہ اچانک ایک صاحب آئے اور کچھ رقم دے کر چلے گئے میں نے وہ رقم رکھ لی الحمد اللہ میری مشکل ختم ہوگئی۔[[5]](#footnote-5)؎

## (۴) ’’اے کاش مسلسل زیارت پڑھتا‘‘

عالم ربانی آقاء شیخ عبد الہادی حائری مازندرانی اپنے پدر بزرگوار ملاّ ابوالحسن مازندرانی سے نقل کرتے ہیں۔

میں نے میرزا علی نقی طباطبائی کو ایک دن خواب میں دیکھا تو ان سے یہ سوال کیا ’’آیا اس عالم میں کوئی تمنا ہے؟‘‘ جواب میں فرمایا ہاں ایک آرزو ہے وہ یہ کہ کاش دنیا میں ہر روز زیارت عاشورہ پڑھتا افسوس ہے کیوں نہ پڑھی۔[[6]](#footnote-6)؎

آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا یہ معمول تھا کہ صرف محرم کے پہلے عشرہ میں اعمال عاشورہ کیا کرتے تھے۔

## (۵) ’’موت کی برواز‘‘

اپنے وقت کے متقی و پرہیزگار عالم دین مرحوم آیت اللہ نجفی قوچالی طاب ثراہ جو ملاّ آخوند خراسانی کے مشہور شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں، وہ اپنی اصفہان کی چار سالہ طالب علمی کی شرگزشت بیان کرتے ہوئے ایک خواب تحریر فرماتے ہیں، اصفہان میں ایک شب یہ خواب دیکھا کہ موت بصورت گوسالہ ہوا میں پرواز کرر ہی ہے اور تین چار بچے اس کے ہمراہ ہیں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ تمام بچے میرے گھر کے اوپر سے گذر رہے ہیں آخر کار ایک بچہ میرے گھر کی دیوار پر جا بیٹھا۔ خواب کی تعبیر معلوم کرنے کیلئے اپنے پدربزرگوار کے پاس خط بھیجا اور سارا واقعہ نقل کردیا اور یہ بھی لکھا کہ جلد از جلد اپنے حال سے مطلع کریں تاکہ آپ کی طرف سے مطمئن ہوجاؤں۔ ابھی خط، راستہ ہی میں تھا کہ والد علاّم کا ایک نامہ آپہونچاجس میں لکھا تھا بیٹا تمہاری ماں نے دنیا کو خیر باد کہا اوراس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کرگئیں اور بیٹا عتبات عالیہ کی زیارت کیلئے بارہ تومان قرض لیاتھا جو اب سود کے اضافہ کے ساتھ اسّی تومان ہوگیا۔

آقائ نجفی قوچانی لکھتے ہیں کہ اگر والد صاحب زندگی کے تمام وسائل اور اساس قرض کی ادائیگی کی خاطر فروخت کرڈالتے تو بھی قرض کی ادائیگی ممکن نہ تھی اسی وقت میں عہد کیا کہ باپ کو اس مشکل سے نجات دلانے کیلئے چالیس دن زیارت عاشورہ کا عمل اصفہان کی مسجد شاہ کے بالائی حصہ پر جاکر کرونگا۔ زوال سے دو گھنٹے قبل عمل شروع کرتا اور قریب زوال ختم کردیتا۔ چالیس روز تک یہ سلسلہ جاری رہا قرض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دو حاجتیں اور پیش نظر تھیں کہ خدا مجھے درجۂ اجتہاد نصیب فرمائے۔ اور آخرت میں شفاعت و رحمت سے محروم نہ رکھے۔

ابھی ایک ماہ نہ گذرا تھا کہ والد صاحب کا دوسرا خط آپہونچا جس میں لکھا بیٹا میرا قرض حضرت امام موسیٰ کاظم ﷣ کی عنایت سے ادا ہوگیا۔ میں نے جواب میں لکھا بابا جان آپ کا قرض سید الشہداء حضرت امام حسین ﷣ نے ادا کیا ہے۔ اگرچہ سب کے سب ایک نور سے پیدا ہیں۔

کچھ عرصہ کے بعد پھر ایک بہت ہی اہم حاجت پیش آئی چونکہ اس واقعہ کے بعد دل اور قوی ہوگیا تھا کہ جہاں قرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں کوئی ظاہری اسباب نظر نہیں آرہے تھے۔ اس کے باوجود یہ زیارت زود اثر ثابت ہوئی۔ دوبارہ عہد کیا اور ماہ محرم الحرام میں عمل شروع کردیا اسی اہتمام اور کمالِ احتیاط کے ساتھ جیسا پہلے انجام دیا تھا۔ چالیس روز ختم ہوئے خواب میں دیکھتا ہوں کہ جس مطلب کیلئے جناب امام حسین﷣ سے توسل کیا تھا وہ مطلب پورا ہوگیا ہے صبح جب بیدار ہوا تو مسرت و شادمانی کی انتہا نہ تھی۔

## (۶) ’’ایک اور تمنّا‘‘

آقای نجفی قوچانی فرماتے ہیں ’’جس وقت میں نے نجف اشرف میں قدم رکھا تو چونکہ اس کے پہلے اصفہان میں زیارت عاشورہ کا دو عمل کرچکا تھا اور نتیجہ بھی حاصل کرچکا تھا جس کی وجہ سے اس زیارت پر کچھ زیادہ ہی اعتماد ہوگیا تھا لہٰذا پہلے جمعہ ہی سے زیارت عاشورہ پڑھنے میں مشغول ہوگیا صرف اس مقصد کے تحت کہ حضرت حجت ﷣ ارواحنالہ الفداء جلد ظہور فرمائیں اورانکی حکومتِ عدل میں ریاست و شہادت نصیب ہو چونکہ دونوں میرے لئے شرف ہیں اور ان معیوب کاموں سے بچتا رہوں جس کے لوگ دلدادہ و فریفتہ ہیں شکرِ خدا کی محبت امام ﷣ کا دم بھرتا ہوں۔ سال کے چالیس جمعہ خواہ سفر میں رہا یا وطن میں پابندی سے اعمال عاشورہ بجالاتا رہا۔ خداوندکریم میرے قلب سے آگاہ ہے کہ میں شیفۃ امام ﷣ ہوں اسی سے آنحضرت کی زیارت کی دعا اور خدمت کی التجاء ہے۔

## (۷) ’’ملک الموت سے گفتگو‘‘

جلیل القدر عظیم المرتبت علام دین مرحوم شیخ محمد جواد بن شیخ مشکور نجف اشرف کے بزرگ ترین مراجع و علماء میں شمار ہوتے ہیں آپ کو حرم حضرت امیرالمؤمنین﷣ کے صحن مطہر میں جماعت پڑھانے کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ نے نوّے برس کی بابرکت عمر پاکر ۱۳۳۷؁قمری میں داعئ اجل کو لبیک کہا اور جوارِ امیر المؤمنین﷣ میں جگہ ملی آپ نے ۲۶؍صفر المظفر ۱۳۳۶؁ قمری کی شب میں جناب عزرائیل ملک الموت کو خواب میں دیکھا سلام کرتے ہوئے سوال کیا کہ کہاں سے تشریف لارہے ہیں؟ ملک الموت نے جواب دیا۔ شیراز سے میرزا ابراہیم محلاقی کی روح قبض کرکے آرہا ہوں۔ پھر شیخ پوچھتے ہیں کہ برزخ میں انکی روح کس حالت میں ہے؟

ملک الموت: برزخ کے بہترین باغوں میں ہے اور خدا نے فرشتوں کو مامور کیا ہے کہ ان کے حکم کی تعمیل کریں۔

شیخ: یہ مقام اور یہ رفعت آیا عملی بلندی کی وجہ سے حاصل ہوئی یا شاگردوں کی تربیت کے عوض میں؟

ملک الموت: نہیں۔

شیخ: پھر کون سا عمل تھا جس سے انھیں یہ معراج عطا ہوئی؟

ملک الموت: یہ مقام و منزلت زیارت عاشورہ کے پڑھنے کا صلہ ہے۔

شیخ مشکور دوسرے دن آیت اللہ میرزا محمد تقی شیرازی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا خواب بیان کیا۔

مرحوم میرزا شیرازی خواب سُن کر بے ساختہ رونے لگے لوگوں نے گریہ کا سبب پوچھا جواب دیا کہ میرزا محلاقی دنیا سے رخصت ہوگئے افسوس کہ ستونِ فقہ و فقاہت اب دنیا میں نہ رہا۔ لوگوں نے تاویل کی کہ شیخ نے خواب دیکھا ہے تو ضروری نہیں کہ سچ ہی ہو۔!! میرزا نے کہا ہاں یہ خواب ضرور ہے مگر شیخ مشکور کا خواب ہے کسی اور کا نہیں۔

دوسرے ہی دن شیراز سے نجف اشرف ٹیلیگرام پہونچا کہ میرزا ابراہیم محلاقی کا انتقال ہوگیا ہے۔ اور اس طرح شیخ مشکور کے خواب کی تصدیق ہوگئی۔

علماء ناقل ہیں کہ ابراہیم محلاقی مرحوم نے اپنی عمر کے آخری تیس برسوں میں بلاناغہ زیارت عاشورا پڑھی، جب کسی مجبوری یا بیماری کے سبب خود نہ پڑھ پاتے تو کسی کو اپنا نائب بنا دیا کرتے تھے۔ حجۃ الاسلام والمسلمین آقاء ملک حسینی شیرازی نے بھی اس کی تائید کی ہے کہ ان سے شیراز کے بزرگ عالم دین مرحوم شیخ ابوالحسن حدائق نے نقل کیا کہ جب میرزا ابراہیم محلاقی مریض ہوتے اور زیارت عاشورا پڑھنے کی طاقت نہ رہتی تو وہ مجھے حکم دیتے کہ میں انکی طرف سے پڑھوں۔

اس واقعہ کو چند علمائے نجف نے مرحوم آیت اللہ العظمیٰ سید عبدالہادی شیرازی کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے کہ جب شیخ مشکور میرزا محمد تقی سے اپنا خواب بیان کررہے تھے تواس وقت میں بھی موجود تھا اس کے علاوہ مرحوم محلاقی کے فرزند جلیل القدر جناب صدرالدین محلاقی نے خود شیخ مشکور سے اس خواب کو سنا تھا۔[[7]](#footnote-7)؎

## (۸) ’’لق و دق صحراء‘‘

مشہور محدّث جناب میرزا حسین نوری (طاب ثراہ) اپنی کتاب نجم الثاقب (یہ واقعہ نجم الثاقب میں درج ہے جو تقریباً اس واقعہ کے ۱۷ سال بعد لکھی گئی) میں لکھتے ہیں رشت کے ایک مؤمن و مخلص تاجر سید رشتی نجف اشرف کی زیارت مشرف ہوئے تو آپ کی ملاقات کیلئے اس وقت کے جیّد عالم دین جناب شیخ علی رشتی طاب ثراہ میرے گھر تشریف لائے اور ان تاجر مؤمن کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ سیّد کے ساتھ ایک دلچسپ داستان چھڑی ہوئی ہے۔لیکن وقت نہ تھا کہ اس کے بارے میں دریافت کرتا یہ سوچ کر چھوڑ دیا کہ کبھی پوچھ لونگا۔

چند سال کے بعد اتفاقاً نجف اشرف سے کاظمین کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو وہاں میری ملاقات ان ہی سیّد تاجر سے ہوئی جو سامراء سے واپس جارہے تھے۔ مجھے راستہ نہیں معلوم تھا۔ اس نے فارسی میں کہا: نماز شب پڑھو راستہ مل جائیگا۔ میں مشغول ہوگیا تہجد سے فارغ ہوا تھا کہ وہ شخص پھر آیا اور کہا تم گئے نہیں !! میں نے کہا خدا کی قسم راستہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا زیارت جامعہ پڑھو، میں گرچہ متعدد بار عتبات عالیہ کی زیارت سے مشرف ہوچکا تھا مگر ابھی تک مجھے زبانی زیارت حفظ نہ تھی۔ مگر نہ جانے کیونکر پوری زیارت بڑے اہتمام سے زبانی پڑھی، پھر دوبارہ وہ شخص آیا اور کہا ’’تم ابھی تک یہیں ہو!‘‘ میرے آنکھوں سے بے اختیار آنسوٹپکنے لگے۔ جواب دیا مجھے راستہ نہیں معلوم فرمایا زیارت عاشورا پڑھو۔ زیارت عاشورہ کی بھی یہی صورت حال تھی کہ اس کے پہلے نہ زیارت حفظ تھی نہ ہی دعا مگر پورے لعن و سلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ زیارت تمام کی۔ پھر دیکھتا ہوں کہ وہ شخص آیا اور اپنے سوال کو دہرایا میں نے بھی وہی جواب دیا اورکہا صبح ہونے تک میں یہیں ہوں کہنے لگے میں تم کو قافلہ والوں تک پہونچائے دیتا ہوں وہ شخص گیا اور ایک سواری اپنے بیلچہ کو دوش پر رکھے ہوئے میرے قریب آیا اور کہا کہ میرے ساتھ سوار ہوجاؤ اور میں سوار ہوا اور اپنے گھوڑے کی لگام ہاتھ میں لے کر چاہتا ہوں کہ آگے بڑھوں مگر گھوڑے نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی اس نے کہا ’’لگام مجھے دو۔‘‘ میں نے لگام اس کے ہاتھ میں دے دی اس نے بیلچہ کو اپنے بائیں دوش پر رکھا اور لگام داہنے ہاتھ میں لیا کیا دیکھتا ہوں کہ گھوڑا بڑے اطمینان و سکون سے راستہ طے کررہا ہے۔

کچھ دور چلنے کے بعد ہاتھ میرے زانو پر رکھا اور کہا: ’’تم نافلہ کیوں نہیں پڑھتے‘‘ پھر تین مرتبہ تاکید کی، نافلہ، پڑھو، نافلہ، نافلہ۔

تم زیارت عاشورہ کیوں نہیں پڑھتے ’’زیارت عاشورہ پڑھ،، عاشورہ، عاشورہ، پڑھو۔ میں نے اس وقت واقعہ معلوم کرنا چاہا تو انہوں نے بغیر کسی کمی و زیادتی کے سارا واقعہ مجھ سے یوں نقل کیا۔

۱۲۸۰؁ کا واقعہ ہے جب میں حج بیت اللہ کیلئے رشت سے چلا اور مشہور تبریزی تاجر حاجی سفر علی کے گھر پر قیام کیا۔ چونکہ کوئی قافلہ نہ تھا جس کے ہمراہ جاتا منتظر تھا کہ کوئی مل جائے پریشان تھا کہ اچانک حاجی جبار اصفہانی کا قافلہ آگیا جو شہر طربوزن کی طرف عازمِ سفر تھا قافلہ کے ہمراہ ہوکر چند قدم چلے تھے کہ پہلی منزل آگئی جو شہر طربوزن کیلئے روانہ ہوئے حاجی جبار نے کہا کہ ارزنتہ الروم اور طربوزن کے درمیان کا علاقہ خطرناک ہے لہٰذا قافلے کے ساتھ ہی ساتھ رہنا۔ دو ڈھائی گھنٹے صبح ہونے میں رہ گئے تھے کہ وہاں سے چل پڑے ابھی وہاں سے آدھا یا چوتھائی فرسخ چلے تھے کہ مطلع ابر آلود ہوا اور اندھیرا چھا گیا۔ برف باری شروع ہوگئی تمام ساتھی اپنے کو چھپائے ہوئے چل رہے تھے اور تیز رفتاری سے آگے بڑھتے جارہے تھے۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی کہ کس طرح قافلہ کے ہمراہ ہوجاؤں لیکن کامیاب نہ ہوسکا بالآخر قافلہ سے بچھڑ گیا میں یک و تنہا تھا اور لق و دق صحراء گھوڑے سے اتر کر راہ کے کنارے بیٹھ گیا پریشان و مضطرب اس لئے تھا کہ میرے پاس زاد راہ کے چھ سوتومان تھے خوف تھا کہ کہیں لوٹ نہ لیا جاؤں لہٰذا یہ طے کیا کہ صبح تک یہیں ٹھہروں پھر دوبارہ اسی منزل پر پلٹ جاؤں جہاں سے چلا تھا اور وہیں سے کچھ مخافظوں کو لے کر سفر آگے بڑھاؤں اور قافلہ سے جاملوں۔ اسی فکر میں تھا کہ اچانک میری نگاہ سامنے ایک باغ پر پڑی جس میں ایک باغبان ہاتھ میں بیلچہ لئے درختوں سے برف گرا رہا تھا مجھے دیکھ کر وہ قریب آیا اور کچھ فاصلہ پر رک کر سوال کیا تم کون ہو؟ میں نے کہا میرے ساتھی جا چکے ہیں میں یک و تنہا ہوں تم زیارت جامعہ کیوں نہیں پڑھتے ’’زیارت جامعہ پڑھو‘‘ جامعہ،جامعہ، اور وہ شخص دائرہ میں راہ چل رہا تھا ایک دفعہ پلٹ کر مجھ سے کہا۔ وہ ہیں تمہارے ساتھی نہر کے کنارے نماز صبح کیلئے وضو کر رہے ہیں میں اس کی سواری سے نیچے اترا، اپنے گھوڑے پر سوار ہونا چاہتا ہوں لیکن سوار نہ ہوسکا خود قریب آکر مجھے گھوڑے پر سوار کیا اور اس کا رخ قافلہ کی طرف موڑ دیا۔ اب جو میں متوجہ ہوا کہ آخر یہ شخص کون تھا جس نے فارسی میں مجھ سے گفتگو کی جب کہ اس علاقہ میں سبھی ترک زبان ہیں اور مسیحی مذہب کے۔ اس قدر جلد مجھے قافلہ والوں تک پہونچا دیا (پیچھے مڑ کر جو دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور نہ ہی کوئی آثار نظر آئے بس میں اپنے ساتھیوں سے جا ملا)[[8]](#footnote-8)؎

## (۹) ’’حضرت حجت کی نیابت میں زیارت عاشورہ‘‘

صاحب کتاب عبقری الحسان مرحوم شیخ علی اکبر نہاوندی تحریر فرماتے ہیں سید احمد نے میرے پاس ایک تحریر بھیجی جس میں لکھا تھا کہ میں روز جمعہ مسجد سہلہ کے ایک حجرہ میں بیٹھا تھا کہ اچانک ایک سید عمامہ لگائے سرخ عبا ڈالے کمرے میں داخل ہوئے چاروں طرف ایک نظر دوڑائی پھر فرمایا (چونکہ) تم ہر صبح امام زمانہ ﷣ کی نیابت میں زیارت عاشورا پڑھتے ہو۔ لہٰذا اپنے ہر ماہ کا خرچ مجھ سے لے لیا کرو تاکہ دنیا میں کسی کے محتاج نہ رہو۔ پھر کچھ پیسے مجھے دیئے اور کہا: ’’یہ تمہارے ایک ماہ کے خرچ کیلئے کفایت کرے گا‘‘ اور چلے گئے۔ میری حالت ایسی تھی کہ گویا زمین گیر ہوگیا ہوں مجھے احساس ہورہا تھا گویا کسی نے میری زبان میں تالا لگادیا ہے چاہتا ہوں کہ کچھ باتیں کروں مگر ساری کوشش ناکام جب تک وہ موجود رہے میری یہی کیفیت رہی ان کے چلے جانے کے بعداٹھا۔ اِدھر اُدھر دیکھا لیکن و کہیں نہ ملے۔[[9]](#footnote-9)

## (۱۰) ’’آخرت کا سنگین ترین سرمایا‘‘

صاحب رسائل شیخ مرتضی انصاری﷫ (زندگانی، شخصیت شیخ انصاری چاپ قدیم ۳۳۰؁ جدید صفحہ ۳۲۷) کے داماد شیخ معظم محمد حسن انصاری کے کئی لڑکے تھے ان میں سے ایک کا نام شیخ مرتضی تھا جن کو آقا شیخ بزرگ کے لقب سے پکارتے تھے اور نجف اشرف کے فاضل علماء میں شمار ہوتا تھا، آپ کی ولادت اسی جگہ ۱۲۸۹؁ میں ہوئی اور ۱۳۲۲؁ میں ۳۳؍سال کی عمر پر برکت میں ایک سانپ کے کاٹ لینے سے وفات پائی۔

مرحوم کا یہ معمول تھا کہ ہر روز صبح اور عصر کے وقت زیارت عاشورا پڑھتے تھے جب آپ کی وفات ہوئی تو کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا تو سوال کیا: ’’یہاں کون سا عمل سب سے زیادہ کام آیا؟‘‘ جواب میں تین بار فرمایا ’’زیارت عاشورہ‘۔‘‘

## (۱۱) ’’زن حداد کی منزلت‘‘

ثقۃ الاسلام حاج ملا حسن یزدی جو نجف اشرف کے عظیم ترین علماء و فقہا میں شمار ہوتے ہیں آپ نے محمد یزدی کے حوالے سے نقل کیا جو خود بھی اپنے وقت کے عابد و زاہد سمجھے جاتے تھے کہ ان کا یہ معمول تھا کہ ہمیشہ راتوں کو قبرستان میں جاتے جہاں چند بزرگ علماء و صلحاء کی قبریں تھیں اور وہیں عبادت الٰہی اور دعاء توسل میں مصروف رہتے۔

ان کا ایک ہمسایہ تھا جو بچپن کا ساتھی تھا جوانی میں بھی دونوں مدرسہ سے گھر تک ساتھ رہے ہمیشہ اٹھنا بیٹھنا ساتھ ساتھ کاروبار کے مسائل میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے اچانک اس ہمسایہ کا انتقال ہوگیا دوست نے محلہ کے اسی قبرستان میں دفن کردیا جہاں بہت سے خدا رسیدہ و خدا والے دفن تھے ابھی انتقال کو ایک ماہ گذرا تھا کہ وہ اپنے ساتھی کے خواب میں آیا جب اس نے اپنے ہمسایہ کو خوش حال دیکھا تواس سے دریافت کیا کہ کیا بات ہے کہ تم اس قدر خوشحال نظر آرہے ہو جب کہ مجھے بخوبی علم ہے کہ تمہارے اعمال کی جزاء سوائے عذاب کے کچھ نہیں ہو سکتی مجھے بتاؤ کہ یہ مرتبہ کس عمل کا صلہ ہے؟

اس نے جواب دیا: ’’دوست تم نے سچ کہا اور حقیقت یہی ہے کہ میں کل تک سخت عذاب و مصیبت میں گرفتار تھا ( مگر واقعہ یہ ہے) استاد اشرف حداد کی بیوی کا انتقال ہوا۔ اس کے اقرباء نے اسے یہاں دفن کیا (ہاتھ سے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جو تقریباً سو ۱۰۰ ہاتھ کے فاصلہ پر تھی) اس زن مؤمنہ کے دفن کئے جانے کے بعد تین بار سیدالشہداء امام حسین ﷣ زیارت کیلئے آئے اور عذاب اٹھالیا گیا اور میں بھی اس کی برکت سے آزاد ہوگیا جس کی وجہ سے اس قدر خوشحال ہوں۔ محمد علی یزدی فرماتے ہیں: ’’خواب سے بیدار ہوا اور فوراً بازار حداد کی طرف چل پڑا۔ میں نہ حداد کو جانتا تھا نہ ہی ان کے محلہ سے آشنائی تھی۔ تلاش بسیار کے بعد استاد اشرف تک پہونچا اور پوچھا: آیا آپ کے یہاں حال میں کسی عورت نے انتقال کیا ہے؟ ہاں کل فلاں جگہ اس کو دفن کرکے آئے ہیں میں نے کہا: ’’آیا وہ امام حسین﷣ کی زیارت سے مشرف ہوچکی تھیں؟‘‘

استاد:نہیں۔’’آیاامام حسین ﷣ کے مصائب کا تذکرہ کرتی تھیں؟

یا انہوں نے کبھی کوئی مجلس منعقد کی تھی؟‘‘ استاد : نہیں۔

تب استاد اشرف نے خود مجھ سے سوال کیا: آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟

میں نے سارا خواب بیان کردیا تب انھوں نے کہا ہاں ایک بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ کہ مرحومہ اپنی عمر کے آخری دنوں میں زیارت عاشورہ پابندی سے پڑھی تھیں اسکے عوض میں یہ مقام ملا ہے۔[[10]](#footnote-10)؎

اس مقبرہ کی فضیلت کی وجہ سے مرحوم آخوند کرباسی جیسے عارف و عالم نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر بھی اسی مؤمنہ کے قریب میں بنائی جائے لہٰذا حسب وصیت اسی مؤمنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

## (۱۲) اِنَّا غیر مہملینَ لمرا عاتِکُمْ

(گھبراؤ نہیں میں تمہیں بھولا نہیں ہوں)

ایک عالم دین اپنی ڈائری میں تحریر کرتے ہیں۔ ایک رات بطور الہام گویا کسی نے حکم دیا کہ ۴۵؍ہزار تومان اصفہان کے ایک معزز شہری کے گھر کی دوکان پر پہونچادوں (احتراماً نام نہیں لکھ رہا ہوں) جب بیدار ہوا تو حیرت زدہ تھا آخر کیا کروں اس پر عمل کروں یا نہ کروں۔ اور مجھے یہ بھی علم نہ تھا کہ خود میرے پاس کتنی رقم ہے مگر جب شمار کرتا ہوں تو اور متحیر ہوجاتا ہوں کہ کل رقم ۴۵؍ہزار تومان تھی۔

اسی وقت آمادہ ہوا اور بتائے ہوئے پتے پر اس دوکان تک پہونچا جب میں وہاں پہونچا تو دوکان والے میرے جاننے والے نکلے اور شہر کے شریف ترین لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ چونکہ دوکان پر کوئی دو آدمی اور تشریف فرمان تھے لہٰذا میں نے دوکان کے مالک سے آہستہ سے کہا کہ مجھے آپ سے کچھ ضروری کام ہے اور انہیں ہمراہ لیکر مسجد نبیﷺ جو مقام جیْ کے پاس تھی پہونچا ابھی مسجد زیر تعمیر تھی اور کچھ مزدور مصروف کار تھے انہیں قبلہ کی طرف والے اویان میں لے کر گیا اور کہا کہ آپ کی کیا مشکلات ہیں مجھے بتاؤ تاکہ اس پریشانی کو دور کروں، میں نے بہت اصرار کیا مگر جب بتانے سے انکار کیا تو ۴۵؍ ہزار تومان کی رقم ان کی خدمت میں پیش کردیا لیکن تعداد نہیں بتایا۔

جب رقم دیکھی تو بے اختیار زار و قطار رونے لگے اور کہا میں ۴۵ ہزار تو مان کا مقروض ہوں نذر کی تھی کہ چالیس روز زیارتِ عاشورہ پڑھوں گا اور آج چالیسواں دن پورا ہوگیا ہے۔

## (۱۳) ’’امداد غیبی‘‘

بزرگ عالم دین سید صادق روحانی فرماتے ہیں: ایک محترم بزرگ کبھی کبھی میرے پاس آتے ہیں۔ اور گفتگو کے درمیان کچھ پیشین گوئیاں کرکے چلے جاتے ہیں۔ حسنِ اتفاق سے کہ جو فرماتے وہ مستقبل میں ہو بہو ہوجاتا ہے، مجھ سے رہا نہ گیا میں نے ایک دن دریافت کیا کہ آخر یہ تمام مطالب آپ کو کہاں سے حاصل ہوتے ہیں؟ جواب دیا: ’’گاہ بگاہ ایک بزرگ آتے ہیں اور اطلاع دیکر چلے جاتے ہیں ایک دن خود وہ بزرگ کہنے لگے آپ کو معلوم ہے میں غیب کی باتوں سے کیوں باخبر کرتا ہوں۔ میں رات کی تاریکی میں اٹھتا ہوں اور رو بقبلہ کڑھے ہو کر سو ۱۰۰ لعن و سلام کے ساتھ زیارت عاشورہ پڑھتا ہوں۔‘‘

## (۱۴) ’’پردہ‘‘

شہر نائین میں میری ملاقات ایک مرد پارسا مومن سے ہوئی جو اہل معرفت ہیں جب کبھی ان سے ملتا تو انکی ملاقات سے خدا اولیاء سے توسل و ارتباط اور بڑھ جاتا ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا آپ اہل علم حضرات زیارتِ عاشورا کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوئے اسکی اہمیت کوکیوں نظر انداز کرتے ہیں۔

کہنے لگے میں ہر صبح زیارت عاشورہ پابندی سے پڑہتا ہوں ایک مرتبہ مشہد مقدس جارہا تھا۔ راستہ میں نماز کیلئے بس رکی میں بھی نیچے اترا مگر متوجہ ہوا کہ میرے پاس مفاتیح الجنان نہیں ہے۔ بہت ملال ہوا کہ آج زیارت عاشورا چھٹ جائے گی۔ میری نظر سامنے ایک پردہ پر پڑی کیا دیکھتا ہوں کہ زیارت عاشورہ اس پر لکھی ہوئی ہے۔ میں بہت خوش ہوا بڑے اطمینان سے زیارت عاشورا پڑھی۔ اس واقعہ کو بیان کرتے وقت وہ بے اختیار رونے لگے اور کہا آپ کو کیا کیا بتاؤں۔

## (۱۵) ’’بے وفا‘‘

حضرت زینب و حضرت رقیّہ ﷦ کی زیارت کیلئے ایک مؤمنہ علویہ شام پہونچیں ان کا بیان ہے جب سرے مبارک امام حسین ﷣ کے مقام پر گئی تو بے اختیار آنسو جاری ہوگئے اور میری عجیب کیفیت ہوگئی رو کر زیارت پڑھی۔ ایک دن زیارت پڑھ ہی رہی تھی کہ محسوس کیا کہ سامنے سے نقاب ہٹ گئی جیسے خواب میں کوئی چیز دیکھی جاتی ہے میں دیکھ رہی تھی۔ میں دیکھ رہی تھی کچھ عورتیں ہیں اور انہیں میں میری والدہ بھی ہیں جو میرا شکریہ ادا کررہی ہیں کہ میں نے انکی طرف سے بھی زیارت پڑھ دی۔ اچانک کیا دیکھتی ہوں کہ ایک بلند قامت معظمہ انکے درمیان آئیں اور تمام عورتوں نے اپنی اپنی حاجتیں ان سے بیان کرنا شروع کردیا میں نے بھی اپنی حاجت ان معظمہ سے عرض کی اور ان سے کہا کہ میں نے ایک مجلس منعقد کی ہے اس میں زیارت عاشورا پڑھتی ہوں آپ شرکت کیوں نہیں فرماتیں؟ جواب دیا : میں آپ کی مجلس میں برابر آتی ہوں اسکی دلیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ تمہارا خالہ زاد بھائی اپنی زوجہ کے ساتھ مجلس میں ایک ڈبہ تبرک لے کر شریک ہوا اور یہ منت مانی کہ اگر گھر کی پریشانی حل ہوگئی تو تمہاری مجلس میں شرکت کرے گا زیارت پڑھنے پر اسکی مشکل حل ہوگئی۔ گھر تعمیر ہوگیا اپنے عہد کو پورا نہیں کیا۔ اور پھر مجلس میں شرکت بھی نہ کی۔ میں ان صاحب کو پہچانتا ہوں جب میں نے واقعہ بیان کیا تو ان کا چہرہ فق ہوگیا اور زارو قطار ورنے لگے۔ بیوی کو آواز دی اور کہا :سنو یہ کہا سے خبر دے رہے ہیں اور کہنے لگے میں کیا کروں کچھ ایسا گھر گیا کہ موقع نہ ملا کہ اپنی نذر پوری کرتا۔

## (۱۶) ’’گھر میں اُجالا‘‘

اس خیال سے کہ زیارت عاشورا کی شرح کا ایک نسخہ یزد میں مرحوم وزیری کے کتب خانہ میں مل جائے گا۔ لہٰذا شیخ علی اکبر سعیدی جو مشہور مسجد شاہ طہماسب کے پیش نماز ہیں ان سے ملاقات کی اور جب اپنا مدعا ان کے سامنے رکھا تو ایک واقعہ نقل کیا۔ ایک زردشتی عورت مسلمان ہوئی اور پھر مرحوم ابوالقاسم بلّور (سیشہ فروش) سے شادی کی تقریباً تین سال کا عرصہ گذر گیا لیکن کوئی اولاد نہ ہوئی لہٰذا دونوں نے یہ طے کیا کہ حاجت پوری ہونے کیلئے چالیس دن زیارت عاشورہ کا عمل کیا جائے اور امام حسین ﷣ سے اپنی مشکلات کو بیان کریں عمل شروع کردیا چالیس روز تک سو۱۰۰ لعن و سلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ عمل ہوتا رہا کہ خدا نے امام حسین﷣ کے تصدّق سے دعاء مستجاب فرمائی اور اس عورت کو ایک لڑکا عطا کیا۔ اور آج بھی وہ لڑکا یزد میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ سکون کی زندگی گذار رہا ہے۔

## (۱۷) ’’واعظ کی نصیحت‘‘

جناب آقائے محصل یزدی لکھتے ہیں ۱۳۸۵؁ ہجری تھی محرم الحرام کے ایاّم میں ایران شہر کی مسجد آلِ رسول ﷺ میں مجالس عزا کا سلسلہ تھا ایک شب مجھے بھی مجلس پڑھنی تھی۔ اس میں کہا کہ جو شخص چالیس روز زیارت عاشورہ پورے آداب اور احترام کے ساتھ پڑھے گا اسکی ہر قسم کی پریشانی زیارت کی برکات سے دور ہوجائے گی۔ بات گذر گئی ایک دن مشہد مقدس میں روڈ سے گذرہا تھا کہ جناب محمد حسین فدائی بہر جندی سے جو ایران شہر میں معلم کی حیثیت سے زندگی بسر کرہے تھے ملاقات ہوئی آپ خوش عقیدہ اور سچے اہل بیت ﷨ کے فدائی ہیں ان کی یہ خواہش تھی کہ وہاں سے مشہد مقدس منتقل ہوجائیں مگر منتقلی کچھ غیر ممکن سی تھی مزاج پرسی کے بعد کہنے لگے۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں اب مشہد منتقل ہوچکا ہوں میں نے کہا وہ کیسے؟ تو کہاآپ ہی نے تو مجلس عزا میں ایک دن بیان کیا تھا کہ جو شخص عمل عاشورا کرے گا اس کی مشکل حل ہو جائے گی میں نے یہ عمل شروع کیا اور ایام تعطیل میں زیارت کی غرض سے مشہد آیا ہوا تھا کہ ایک دن راہ میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی میری ان سے پہلے سے کوئی شناسائی نہ تھی بڑے خوش اخلاقی سے پیش آئے اور کہنے لگے حاجت ہو فرمائیں میں نے کہا -شکریہ-ان کے بیحد اصرار کرنے پر میں نے اپنی حاجت پیش کی تو فوراً مجھے لئے ہوئے صوبۂ خراسان کے گورنر کے پاس گئے میں حیران و پریشان ایسا لگ رہا تھا کہ یہ شخص اسی کام کے لئے معین کیا گیا ہے آخر کار دفتر سے تمام کام کرانے کے بعد کہا - اب آپ اپنے اہل و عیال کے ساتھ یہاں تشریف لا سکتے ہیں اس طرح عمل عاشورہ کی برکت و عنایت سے میں مشہد مقدس منتقل ہوگیا۔

## (۱۸) ’’آگ کی بارش‘‘

عراق و ایران جنگ کے درمیان قم مقدسہ پر بیماری کے کچھ دن پہلے اصفہان سے ایک بزرگ عالم دین نے قم کے ایک مشہور عالم دین کے پاس ٹیلیفون کیا اور بتایا کہ کل کی شب میں نے آپ کے خسر کو خواب میں دیکھا فرما رہے تھے کہ آپ سے کہدوں کی زیارت عاشورہ ترک نہ کریں۔

ابھی زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ دشمن نے قم پر بمباری شروع کردی اس سے پتہ چلتا ہے کہ بعض روحیں ایسی ہیں جو آئندہ کی خبر رکھتی ہیں اور اس بلا سے نجات کی تدبیر بتاتی ہیں۔

## (۱۹) ’’زیارت پڑھنا کیوں ترک کردیا؟‘‘

صفر ۱۴۰۹؁ھ میں شیراز گیا جناب آقای مسیح کے دولت کدہ پر قیام رہا گفتگو کے دوران کہنے لگے میں تیس سال سے برابر زیارت عاشورہ پڑھتا ہوں میری ایک بیٹی ہے جس کا شوہر سید بھی ہے اس وقت وہ لوگ دزفول میں رہتے ہیں داماد نے میرے پاس خط لکھا کہ میں ان کے لئے شیراز میں ایک مکان کا انتظام کردوں میں نے ہر چند کوشش کی لیکن کارگر نہ ہوسکی۔

اسی کوشش میں چند دن گذرگئے امام رضا﷣ کی ولادت کی تاریخ آئی ایک جگہ محفل و دعائے توسل کا پروگرام تھا میں نے بھی شرکت کی اور امام ﷣سے دعاء کی اور ان سے اپنی حاجت طلب کی۔ دوچار دن گذرے تھے کہ میری بہن آئیں اور کہنے لگیں کہ ایک محترم کو میں نے دیکھا کہ ایک زمین کا حصہ لگا رہے تھے اور اس میں سے آپ کیلئے بھی ایک حصہ رکھا ہے اور بہت کم قیمت پر میرے حوالے کردیا۔ بس میں نے فوراً اپنے نقشے کے مطابق مکان بنانا شروع کردیا چونکہ مصروفیات میں اضافہ ہو گیا تھا اس لئے کچھ دن توفیق نہ ہوئی کہ زیارت عاشورا پڑھ سکتا ایک دن صبح میری بیٹی نے دز فول سے ٹیلیفون کیا اور کہا : ’’بابا جان آپ نے ادھر زیارت عاشورہ نہیں پڑھی ہے؟‘‘ میں نے کہا : ’’تم کو کیسے خبر؟‘‘ کہا : ’’میں نے امام حسین﷣ کو خواب میں دیکھا ایک عجیب شان و جلالت تھی جس کی توصیف میں نہیں کر سکتی ساتھ ہی ساتھ چند لوگوں کو ہمراہ دیکھا جو بڑی شان و شوکت رکھتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ آواز آئی یہ وہ لوگ ہیں جو امام حسین﷣ سے محبت اور عقیدت رکھتے ہیں ان لوگوں میں آپ کی تلاش کرنے لگی جب آپ نظر نہ آئے تو پوچھا آخر کیا وجہ ہے کہ میرے والد نہیں ہیں جب کہ وہ بھی امام ﷣ سے عشق و محبت رکھتے ہیں اور کہا وہ یہاں نہیں آئے ہیں پھر آئیں گے۔

## (۲۰) حیران راہی

ایک مشہور واعظ کا واقعہ ہے کہ باہر جانے کیلئے پاسپورٹ بنوانے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔حتی الامکان کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا مگر سوائے مایوسی کے کچھ ہاتھ نہ آیا یہاں تک کہ ان کے دوستوں کو بھی پاسپورٹ دلانے میں کامیابی نہ ہوئی۔ واعظ کا بیان ہے کہ اسی اضطراب کے عالم میں ایک دن خواب دیکھتا ہوں کہ مرحوم آیت اللہ العظمیٰ بروجرؔدی تشریف لائے ہیں اور کہہ رہے ہیں میں حاجی سید حسین کے ساتھ کیا کروں کہ وہ اس قدر بضد ہیں؟

خواب سے بیدار ہوا تو حیرت زدہ تھا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہو سکتی ہے! اسی روز دروازہ پر ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ آپ سفر کیلئے آمادہ ہو جائیں پاسپورٹ تیار ہو گیا ہے۔ تعجب سے پوچھا آخر آپ کون ہیں؟ اور مشکل کیسے آسان ہوئی؟ کہا: ’’میں حاجی سید حسین ہوں ایک مدت سے آپ کی خاطر پریشان تھاہر چند کوشش کیں لیکن کامیاب نہ ہوا۔ بالآخر میں نے زیارتِ عاشورہ کے ذریعہ امام حسین﷣ سے توسل کیا اور چالیس شب عمل کرتا رہا آج اسی کی برکت ہے کہ مشکل تمام ہوگئی۔‘‘

## (۲۱) وہ آئے تھے

حاجی حبیب جو نہایت عابد و زاہد شخص ہیں مجھے یاد ہے کہ شہر نائین میں ایک بار ملاقات کی تھی انکو دعائے توسل سے بیحد انسیت ہے انہیں نے کہا کہ چالیس سال سے برابر زیارت عاشورہ پڑھتا ہوں اور اس کے برکات و اثرات کا مشاہدہ بھی کر چکا ہوں ایک دن کی بات ہے کہ ایک مشکل درپیش ہوئی خوب دعا و توسل پڑھی مگر مشکل حل نہ ہوئی۔ آخر عہد کیا کہ چالیس دن زیارت عاشورہ اس امر کیلئے پڑھوں گا۔ میں نے اس کیلئے صحراء کا انتخاب مناسب سمجھا روز وہاں جاتا اور زیارت میں مشغول رہتا انتیسواں دن تھا کہ ایک نورانی شکل بزرگ عجیب عالم میں میرے سامنے ظاہر ہوئے اور کہا: اس قدر مایوس و نا امید کیوں ہو تمہاری مشکل حل ہو گئی میں فوراً گھر واپس آیا آتے ہی یہ اطلاع ملی کہ کچھ لوگ مجھ سے ملاقات کیلئے گھر پر آئے تھے اور یہ تاکید کر گئے ہیں کہ فلاں جگہ ضرور ان سے مل لیں۔ جب وہاں پہونچا تو کہنے لگے تمہاری خواہش کے مطابق تمہارا کام کرنے کیلئے آمادہ ہوں۔

## (۲۲) بہن کیلئے مژدہ

جناب آقائی سید زین العابدین ابرقوئی کے کسی عزیز کو شدید ہارٹ اٹیک ہوا یہاں تک کہ منھ سے خون آگیا تمام ڈاکٹروں نے مایوس ہوکر تہران لے جانے کا مشورہ دیا۔ جناب سید زین العابدین کو بھی اس بیماری کی اطلاع دی گئی تاکہ وہ شفایابی کیلئے دعا کریں۔ جناب سید زین العابدین نے اپنے بچوں کو حکم دیا کہ وضو کر کے دھوپ میں بیٹھ کر مریض کی شفایابی کیلئے زیارت عاشورہ پڑھیں اور خود بھی توسل میں مشغول رہے۔ چند لمحوں کے بعد اچانک اپنے کمرے سے باہر آتے ہیں اور یہ خوشخبری سناتے ہیں کہ بچوں اٹھو مریض شفایاب ہو گیا اور اپنی ماں کو بھی یہ مژدہ سنا دو کہ تمہارا بھائی صحیح و سالم ہے۔[[11]](#footnote-11)؎

جناب سید زین العابدین کے ایک قریبی شخص نے بتایا کہ آپ روحانی کمالات اور نوریقین حاصل کرنے کیلئے زیارت عاشورہ کا عمل کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے آپ کو یہ کمالِ نفس حاصل تھا۔

## (۲۳) دہلیز عزا

ایک سید تحریر فرماتے ہیں مختلف املا کی مسئولیت و ذمہ داری اور دوسری مصروفیات کے باوجود زیارت عاشورہ پابندی کے ساتھ پڑھتا تھا گرچہ مختلف اوقات میں پڑھتا تھا مگر کچھ دن کیلئے چھوٹ گئی نتیجہ یہ ہوا کہ اسی دوران ہمارے اور بعض لوگوں کے درمیان تھوڑا اختلاف ہوگیا کچھ فسادی لوگوں کے درمیان تھوڑا اختلاف ہوگیا کچھ فسادی لوگوں نے اس کو خوب اچھالا انہیں دنوں رات میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں بانئ مجلس کی حیثیت سے کسی امامبارگاہ یا گھر پر کھڑا ہوں اور سینہ زنی اور زنجیر کرتی انجمنیں آرہی ہیں اور میں بڑھ بڑھ کر استقبال کررہا ہوں اور انجمنیں نہایت نظم ضبط کے ساتھ اندر داخل ہورہی ہیں۔ انہیں انجمنوں میں ایک انجمن ایسی تھی جو بے نظم پراگندہ ہاتھوں میں علم و پرچم لئے ہوئے چلی آرہی ہے میں نے ان لوگوں کو بھی دعوت دی کہ عزاخانہ میں تشریف لائیں لیکن قبول نہ کیا۔

اچانک میری نظر ایک صاحب پر پڑی جو دور کھڑے تھے ان کو بھی دعوت دی مگر اندر نہیں آئے جب ان کے قریب گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ انکی گردن پر گہرا زخم ہے جس سے موادبہہ رہا ہے شاید یہی وجہ تھی کہ اندر آنے پر راضی نہ ہوئے اور اپنی انجمن سے بغیر خدا حافظی کے دور چلے گئے۔

میں نے جب اس خواب کو ایک اہل بصیرت اور تعبیر بتانے والے سے یہ بیان کیا تو یوں عرض کیا - آپ کچھ دن پہلے تک زیارت عاشورہ کے پابند تھے مگر پھر ترک کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت سے آپ کے دشمن آپ سے بغض و حسد رکھنے لگے۔ اور جو مشکل آن پڑی ہے وہ زیارت کے نہ پڑھنے سے ہے۔ اب آپ کو چاہئے کہ اپنے اعتقاد کو مستحکم کریں۔ اور اس پر اعتماد کرکے دوبارہ زیارت شروع کریں اور جن صاحب کو خواب میں دیکھا تھا کچھ باتیں ان سے بھی متعلق ہیں مگر وہ خود انہیں سے مربوط ہیں۔ میں نے ان بزرگوار کی تاکید پر دوبارہ عمل شروع کیا ابھی چالیس دن تمام نہ ہوئے تھے کہ الحمد للہ سارے امور حل ہو گئے۔

## (۲۴) ’’زیارت عاشورہ اور بس‘‘

فرزند علامہ امینی﷫ جناب ڈاکٹر محمد ہادی امینی تحریر فرماتے ہیں کہ پدربزرگوار مرحوم آیت اللہ العظمی علامہ امینی نجفی﷫ صاحب کتاب ’’الغدیر‘‘ کے انتقال کے چار سال بعد یعنی ۱۳۹۴؁ھ شب جمعہ وقت سحر آپ کو خواب میں بڑا شاد و مسرور دیکھ کر آگے بڑھا اور سلام ودست بوسی کے بعد عرض کیا کہ بابا جان وہاں کون سا عمل باعث نجات و سعادت مندی ہوا جو اس قدر خوش ہیں۔ کہا کیا کہتے ہو؟ میں نے دوبارہ اپنے سوال کو دہرایا اور کہا: پدر بزرگوار آخرت کی سعادت مند زندگی کیلئے کون سا عمل باعث نجات بنا؟ آیا کتاب ’’الغدیر‘‘ کی تالیف۔ یا دوسری کتابوں کی ’’یا کتب خانہ امیر المؤمنین﷣ کی تاسیس‘‘جواب دیا: معلوم نہیں تم کیا کہہ رہے ہو ذرا اپنے سوال کو واضح کرو:بابا جان آپ ہمارے درمیان سے رختِ سفر باندھ کر دارِ ابدی کی طرف کوچ کرچکے ہیں وہاں آپ کی دینی و مذہبی خدمات میں کون سا عمل نجات کا سبب بنا؟

قدرے غوروفکر کے بعد فرماتے ہیں: ’’بیٹا صرف اور صرف سیدالشہداء حضرت امام حسین﷣ کی زیارت۔‘‘ میں نے کہا بابا آپ کو تو معلوم ہے ایران و عراق کے درمیان سارے روابط منقطع ہیں اور راہِ کربلا بند ہے زیارت ہم لوگوں کیلئے ممکن نہیں ہے۔ فرمایا: ’’حضرت امام حسین﷣ کیلئے جو محفلیں و مجلسیں ہوتی ہیں ان میں شرکت کرو۔ حضرت کی زیارت کا پورا ثواب ملے گا۔ بیٹا ! میں نے تمہیں بارہا یاد کرایا اور اب بھی کہتا ہوں۔ زیارت عاشورہ کسی بھی صورت میں ترک نہ کرنا اور بیٹا اہم ترین وظیفہ سمجھ کر انجام دینا کیوں کہ اسی زیارت کے آثار و برکات میں دنیا و آخرت کی سعادت مندی مضمر ہے۔ میں تم لوگوں کی دعاء کا طالب ہوں۔‘‘

فرزند مرحوم لکھتے ہیں: علامہ امینی اپنی تمام مضروفیات کے باوجود پابندی سے زیارت عاشورہ پڑھتے تھے اور لوگوں سے سفارش کرتے تھے کہ زیارتِ عاشورہ پڑھیں یہی وجہ ہے کہ آج تقریباً تیس سال سے مسلسل زیارت عاشورہ پڑھتا چلا آرہا ہوں۔

## (۲۵) ’’سلام محبوب‘‘

آیت اللہ سید مرتضیٰ موحد ابطحی فرماتے ہیں: جب تمباکو کے مسئلہ میں علماء اصفہان کے چند جانبازوں نے جابر حکومت کی پرواہ کئے بغیر خوب بھاگ دوڑ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کو اپنی تمام کوششوں میں ناکامی کاسامنا کرنا پڑاتب صاحبان اقتدارِ نے عربی میں ایک خط لکھا اور اصفہان کے بزرگ عالم دین جناب آقای حاج منیر بروجردی کے ذریعہ آیت اللہ العظمیٰ میرزا محمد حسین شیرازی کی خدمت میں نجف اشرف روانہ کیا۔

جس وقت جناب منیر بروجردی سامراء پہونچے ملاقات کیلئے۔

آیت اللہ حاج میرزا حسین ندوی کے استاد بزرگ صاحب کتاب ’’الکلمۃ الطیبہ فی الانفاق‘‘ حاج ملا فتح علی سلطان آبادی تشریف لائے خاطر و مدارت کے بعد جناب فتح علی صاحب نے فرمایا: ’’مجھے معلوم ہے کہ آپ سامراء کیوں تشریف لائے ہیں‘‘ اور یہ کہہ کر اس خط کی عبارت پڑھ کر سنانے لگے جو ابھی تک حاج منیر ہی کے پاس تھا۔ ملا فتح علی نے اپنے کمالِ روحانی کے ذریعہ سارا خط پڑھ کر سنادیا۔ حامل رقعہ نے جب اس بلندی نفس کو دیکھا تو کہا: ’’مجھے کچھ تعلیم فرمائیں۔‘‘ کہا:’’آپ تو خود ہی ایک باکمال انسان ہیں۔‘‘ جواب میں جناب منیر صاحب نے فرمایا چاہتا ہوں کہ کوئی نصیحت آپ کی زبان سے سنوں جو میرے لئے باعث فخر اور نصیحت بنے۔ کہا : ’’تین چیزیں کبھی ترک نہ کرنا:

(۱) نماز اوّل ماہ۔

(۲) نماز وحشت قبر جب کبھی کسی کے مرنے کی خبر پہونچے اسکی نماز وحشت قبر نہ بھولنا۔

(۳) زیارتِ عاشورہ کے ہمیشہ پابند رہو۔‘‘

اس نصیحت کے بعد مرحوم حاج منیر شدت سے زیارتِ عاشورہ کے پابند ہوگئے اور روزِ عاشورہ تو فرداً فرداً شہدائے کربلا کی طرف زیارت عاشورہ پڑھتے کسی بھی صورت سے ترک نہ ہوتی لہٰذا اگر کبھی مجلس و محفل میں بھی ہوتے تو وہیں زیارت و سجدے اور نماز میں مشغول ہوجاتے تھے۔ اور آپ میں یہ خصوصیت تھی کہ جب زیارت شروع کردیتے تو کسی بھی رکاوٹ کے عارض ہونے پر قطع نہیں کرتے تھے ایک مرتبہ کسی جگہ مہمان کی حیثیت سے مدعو تھے تمام لوگ دستر خوان پر حاضر تھے چونکہ زیارت شروع کردی تھی لہٰذا دستر خوان پر موجود تو تھے۔ لیکن کھانا نہیں کھایا۔ میزبان کو جب اصل واقعہ کی اطلاع ہوئی تو ان کے گھر ان کا کھانا پہونچا دیا۔ آپ کے داماد (میرزا محمد باقر صاحب، صاحب کتاب ’’فوز اکبر‘‘) ناقل ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ حالت سکرات میں بھی زیارت میں مشغول ہیں۔ اور جب جان کنی بڑھی تو رک جاتے پھر شروع کرتے یہاں تک کہ اسی عالم میں داعئ اجل کو لبیک کہہ کہ عالم ملکوت کی طرف روانہ ہوگئے۔

## (۲۶) ’’آخری تمنّا‘‘

آیت اللہ حاج سید مرتضیٰ موحدی ابطحی نقل کرتے ہیں۔ مرحوم آیت اللہ العظمی محمد حسین شیرازی جن کی مذہبی خدمات اور علمی نشرواشاعت لوگوں پر مخفی نہیں ہے آپ کبھی بھی زیارت عاشورہ ترک نہیں کرتے تھے اور ہمیشہ یہ فرماتے تھے: خدا سے میری تمنّا و آرزو ہے کہ اپنی عمر کے آخری دن بھی زیارتِ عاشورا پڑھ کر دنیا سے جاؤں۔

خدا نے آپ کی اس دعا کو قبول فرمایا اور آخری دن زیارت پڑھ کر دنیا سے ہمیشہ کیلئے اپنا رشتہ توڑ لیا۔

## (۲۷) ’’نئی زندگی‘‘

ایک مشہور خطیب تحریر فرماتے ہیں: چند سال پہلے میرا ایک نوجوان دوست شادی کیلئے پریشان تھا۔ مجبور و لاچار ہوکر اپنا رازِ دل بیان کیا اور کہا شادی نہ ہونے کے سبب غم و اندوہ نے مجھے آگھیرا ہے۔ ہر لمحہ یہی ملال رہتا ہے کہ جہاں کہیں بھی اپنا رشتہ لے کر جاتا ہوں آخر ناامید و مایوس ہوکر کیوں واپس آتا ہوں میں نے کہا: شاید اپنا رشتہ ایسے لوگوں میں کرنا چاہتے ہو جو تمہارے شایان شان نہ ہو۔ کہا:ہرگز نہیں۔ اگر یقین نہ آئے تو آپ خود میرے لئے ایک مناسب رشتہ طے کریں جو میرے شایان شان ہو۔ میں نے یہ ذمہ داری قبول کرلی اور اپنے ایک ایسے دوست کے سامنے یہ بات رکھی جس کیلئے یقین تھا کہ رد نہیں کریگا حسنِ اتفاق بھی یہی ہوا مگر جب نوبت استخارہ کی آئی تو حیرت زدہ رہ گیا! جواب منفی تھا۔ دوست نے کہا: ’’دیکھا حق میرے ساتھ تھا۔ میں نے کہا کوئی بات نہیں اگر ایک بات کہوں تو کروگے؟ کہا: بیشک۔میں نے کہا:’’چالیس روز نماز صبح اور تعقیبات سے فارغ ہونے کے بعد زیارت عاشورہ سو ۱۰۰ لعن و سلام کے ساتھ پڑھو انشاء اللہ ضرور مراد کوپہونچوگے‘‘۔ زیارت شروع کی ابھی ۲۷ دن گذرے تھے کہ وہ میرے پاس خندہ رو آیا کہا : ’’میرا مناسب رشتہ ایک لڑکی سے طے ہوگیا۔ اور آج ہی عصر کو عقد ہوگا۔ آپ سے بھی خواہش ہے کہ میرے ساتھ اس تقریب میں شرکت فرمائیں۔

شادی میں باکمالِ مسرت حاضری دی اور کہا :بھولنا نہیں ابھی تیرہ ۱۳ دن اعمال عاشورہ کے باقی ہیں جس کی برکت و عنایت سے آج نئی زندگی عطا ہوئی ہے۔ اور آئندہ تمام حاجات اسی بابرکت زیارت کے فیض سے طلب کرنا۔

## (۲۸) ’’مُردوں کی عید‘‘

حجۃ الاسلام والمسلمین جناب حاج حسین نظام الدین اصفہانی لکھتے ہیں۔ میں ایک دن حاج عبدالغفور (صاحب کتاب مکیال المکارم کے خادم) کے گھر میں تھا ان کے چند احباب بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ ایک نے کہا : ’’میں نے اپنے بھائی کو اس کے انتقال کے بعد کچھ دنوں قبل خواب میں دیکھا کہ نہایت عمدہ پوشاک زیب تن کئے ہوئے ہے۔ میرے لئے اس کا یہ رویہ باعث جرات تھا میں نے کہا آخرت میں یہ پوشاک کس سے لی؟ کہا : یہ سچ ہے کہ میں اس لائق نہ تھا مگر کل شب یہاں کے مردوں کیلئے کچھ عید کے دن سے کم نہ تھا کل ایک مؤمنہ کا انتقال ہوا لوگوں نے اس کو لاکر یہاں دفن کیا شب اوّل ہی تھی کہ سید الشہداء حضرت امام حسین﷣ اس عورت کی زیارت کیلئے تشریف لائے اور فرمایا: اس زنِ مؤمنہ کے اطراف میں جتنی قبریں ہیں سب سے عذاب اٹھا لیا جائے میری قبر بھی اس کے جوار میں تھی۔ جس کی وجہ سے میں بھی حضرت کی عنایات سے بہرہ مند ہوا اور آج لباسِ فاخرہ پہن کر اپنے لئے فخر محسوس کرتا ہوں۔

میں خواب سے چونکا۔ اذان صبح کا وقت قریب تھا اپنے تمام امور انجام دینے کے بعد اصفہان کے اس مشہور اور تاریخی قبرستان پر پہنوچا جہاں میرا بھائی دفن تھا تاکہ خواب کی تصدیق ہوسکے۔

پہونچنے کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ چند قاریان قرآن کچھ قبروں کے ارد گرد قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف ہیں۔ میں نے ان سے اس مؤمنہ کے بارے میں پوچھا جواب دیا : ہاں کل کی شب وہ مؤمنہ فلاں مقام پر دفن کی گئی ہیں قدرے مطمئن ہوا فوراً وہاں سے اس مؤمنہ کے بیٹے کے پاس آیا جو مقبرہ مرحوم آیت اللہ میرزا ابوالمعالی (مرحوم بروجردی کے استاد) کے پاس رہتے تھے مزاج پرسی کے بعد ماں کے انتقال کے بارے میں پوچھا۔ جواب ملا: کل شب انتقال ہوا ہے۔ میں نے کہا: ’’آیا وہ مجلس حسینؑ منعقد کرتی تھیں؟ کیا وہ ذاکرہ تھیں؟ کیا کربلا کی زیارت سے مشرف ہوئی تھیں؟ کہا ان میں سے کوئی صفت ان کے اندر نہ تھی۔ مگر آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا ایک عجیب و غریب خواب دیکھا ہے جب سارا واقعہ ان سے نقل کیا تو کہا : ’’ہاں میری ماں ہر روز سید الشہداء حضرت امام حسین﷣ کی زیارت پڑ‘ھتی تھی۔ میرزا ابوالمعالی کی قبر کے نزدیک ہی ایک حجرہ تھا جس میں حاج عبد الغفور یا آپ کے احباب جب وہاں تشریف لے جاتے تو اسی کمرے میں ٹھہرتے ایک دن تمام علماء اصفہان جن میں مرحوم مصطفیٰ فقیہ ایمانی -وہ شیخ امیر، حاجی حسین مہدوی اردکانی، کے علاوہ دوسری اہم شخصیتیں و ائمہ جماعت وہاں پہونچے حاجی عبدالغفور نے اس مؤمنہ کے فرزند کا تعارف کرایا اور اس قبر کا بھی جس کی زیارت کیلئے حضرت امام حسین﷣ تشریف لائے تھے اور اس مؤمنہ کے جوار میں تمام دفن ہونے والے مردوں کیلئے نعمت اخروی و مغفرت اور بخشش عطا کیا تھا۔

## (۲۹) ’’عرصۂ حیات تنگ ہوچکا تھا‘‘

ایک صاحب تحریر کرتے ہیں۔

دو عظیم ترین مصیبتوں سے دوچار ہوا مگر زیارت عاشورہ کی برکت سے نجات ملی۔ پہلی دفعہ۔ تین اہم مشکلات کو مد نظر رکھا۔

(۱) گھر کی خریداری میں تقریباً دو ملیوں تومان کا مقروض ہوچکا تھا جس کو نَو سال کا عرصہ گذر گیا تھا اور ادائیگی کی کوئی شکل نظر نہیں آرہی تھی سخت پریشان تھا۔

(۲) دوسری حاجت بھی کچھ اہم تھی جس کو بیان کرنے سے قاصر ہوں۔

(۳) تنگی معاش۔

یہ تین مسئلے عرصۂ حیات کو تنگ کئے تھے۔ آخر کار فاطمہ معصومہ ﷥ سے توسل کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا کہ چالیس روز زیارت عاشورہ پڑھکر اس کا ثواب نرجس خاتون ﷥ کو ہدیہ کروں اور آپ کو امام زمانہ﷣ کے درمیان واسطہ بناؤں کہ حضرت ﷣ میری مشکلات کو حل فرمائیں……

میرا طریقہ تھا کہ نماز کے بعد زیارت امین اللہ (بقصد امیر المؤمنین ﷣) پھر سو لعن و سلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ زیارت عاشورہ پڑھتا۔ ابھی ۲۸؍دن گذرے تھے کہ اچانک دوسری حاجت برطرف ہوگئی۔ سلسلہ جاری رہا ۳۸؍ دن گذرے تھے کہ میرا ایک عزیز دوست جو میرے قرض سے اجمالی طور پر واقف تھا۔ آیا اور بغیر کسی تمہید کے قرض کی ساری رقم دیدی اور کہا : ’’یہ آپ کی رقم ہے اس سے اپنا قرض چکائیں۔‘‘ چالیس دن تمام ہوئے تھے کہ تنگیٴ معاش بھی ختم ہوگئی اور متناسب زندگی بسر کرنے لگا الحمد للہ پھر ایسی مشکل کا سامنا نہ ہوا۔

دوسری دفعہ: اس واقعہ کو ایک سال گذرے تھے کہ ایک مسئلہ اور آن پڑا وہ یہ کہ تہران کے ایک تاجر کے ساتھ یہ طے پایا تھا کہ وہ ہم لوگوں کیلئے کچھ تجارتی سامان خرید کر روانہ کرے ہم نے اور ہمارے دوستوں نے ایک معین مقدار میں تومان کسی طرح انتظام کرکے اس کے پاس روانہ کیا قاعدۃً تیسرے دن سامان ہم لوگوں کو مل جانا چاہئے تھا۔ لیکن بعد میں یہ معلوم ہوا کہ تاجر ہم لوگوں سے اور بینک سے ۷۰؍ملیون تو مان غبن کرکے بھاگ چکا ہے تین ماہ کا عرصہ اس کی تلاش میں گذر گیا۔ مگر سوائے نا امیدی کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ بالآخر نوبت یہاں تک پہونچی کہ زیارت عاشورہ کے ذریعہ توسل کریں اور حجت ﷣ ارواحنالہ الفداء سے مشکل کا حل چاہیں۔ عمل شروع کیا۔ ابھی بیس روز گذرے تھے کہ اچانک اس تاجر نے خود ہی سے فون کیا اور چالیس دن تمام ہوتے ہوتے میری ساری رقم مجھے مل گئی مگر دوسرے لوگوں کوان کی رقم واپس نہ مل سکی آخر کار وہ گرفتار ہوا اور ۷۰؍ملین کے قرض کے جرم میں زندان میں ڈال دیا گیا۔ اور یوں سزا بھگت رہا ہے۔ مگر یہ بات ذہن نشین رہے کہ دونوں دفعہ ہمارا طریقہ یہ تھا کہ سید الشہداء امام حسین﷣ کے مصائب پر گریہ وزاری اور نالہ و شیون اور تمام مادی اسباب سے منھ موڑ کر اعمال بجالاتا رہا۔

## (۳۰) ’’مرنے کے بعد کی کیفیت سے آگاہی‘‘

ایک عالم دین فرماتے ہیں: ’’میرے چچا جناب سید ابوالقاسم محررا (مترجم کتاب عروۃ الوثقیٰ) جو مدرسِ اخلاق ملا حسین قلی ہمدانی کی داماد ہیں۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ ہر روز حرم امیر المؤمنین﷣ میں قبل از نماز ظہر زیارت عاشورہ پڑھتے تھے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ دن میں دوبارہ پڑھ لیتے۔ ایک مرتبہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ لوگوں نے ان کے جنازے کو اس مقام پر لاکر رکھ دیا ہے جہاں آقای مشکور نماز جماعت پڑھتے ہیں اسی عالم میں یہ بھی دیکھا کہ جنازے سے ایک نور ساطع ہوا جو آسمان کی بلندی پر گیااور وہاں بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ نظر آرہا ہے۔ زیادہ عرصہ نہ گذرا تھاکہ آپ کا انتقال ہوگیا۔ جنازے کو لاکر اسی مقام پر رکھا گیا، اور آقای بزرگ تہرانی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ وہ عالم دین کہتے ہیں کہ میں متوجہ ہوا کہ دیکھوں مرنے والے نے خواب میں جس باغ کو دیکھا تھا مجھے نظر آتا ہے یا نہیں۔ میں نے بالکل ویسا ہی دیکھا جس کی مرنے والے نے خبردی تھی۔

## (۳۱) ’’وفائے عہد‘‘

سیّد رضا غرفی کے فرزند سید حسن تحریر کرتے ہیں۔ ’’اصفہان میں میرے والد کا کارخانہ تھا۔ ۱۳۲۵؁ کا واقعہ ہے کہ کچھ مال کارخانہ سے چوری ہوگیا قرائن و آشار سے چور پکڑا گیا۔ مگر اعتراف نہ کیا لہٰذا چھ ماہ کی سزائے قید ہوئی۔

پدر بزرگوار نے مال کی واپسی کیلئے زیارت عاشورہ کا عمل شروع کیا اور ہر روز نماز صبح کے بعد سو ۱۰۰ لعن و سلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ زیارت پڑھتے۔ چالیس دن ہوگئے مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا لیکن سلسلہ جاری رکھا - تاکہ مال واپس مل جائے۔

پچاس روز گذرے تھے کہ میری گیارہ سالہ بہن نے خواب میں دیکھا کہ چار مرد سیّد اور ایک سیدانی روٹی کی دوکان سے گذر رہے ہیں بہن نے انہیں سلام کیا جواب سلام کے بعد کہا: ’’اپنے باپ سے کہنا کہ ہم سارا مال عنقریب واپس کردیں گے مگر وہ بھی اپنا وعدہ پورا کریں۔‘‘ چند روز گذرے تھے کہ اس چور نے کچھ مال ایک شخص کے ذریعہ بازار میں فروخت کرنا چاہا۔ چونکہ میرے کارخانہ کے مال پر ایک نشانی تھی اور اسکی اطلاع اخباروں سے لوگوں کو ہوچکی تھی۔ لہٰذا خرید نے والا حقیقت تک پہونچ گیا اور سمجھ گیا کہ یہ مال سید رضا غرفی کی ملکیت ہے۔ واسطہ لینے والے شخص کے ذریعہ معلوم کیا تو اصل راز کھل گیا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے چھ ماہ قید خانہ میں بھگتی ہے۔ بالآخر اس کو مجبور کیا گیا اور بقیہ مال بھی مالک تک پہونچ گیا۔ جس کے نتیجہ میں وہ شخص ایک فقیر و ناتواں کی صورت میں زندگی گذار رہا ہے۔

یہ بات یاد دلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ خواب میں جس وعدہ کو وفا کرنے کی سفارش کی گئی تھی وہ یہ تھا کہ میرے والد بزرگوار نے ۱۳۲۱؁ میں حج بیت اللہ کی غرض سے مکہ کا سفر کیا تھا اور جب وہاں جناب حاج ملا حسین علی درب کوشکی (جو آیت اللہ العظمیٰ موشیدای کے وکیل تھے) سے اپنے تمام مال کا حساب کیا تو تین ہزار تو مان کے مقروض ہوچکے تھے اور ابھی تک ادا نہیں کیا تھا۔ لہٰذا جب دوبارہ متوجہ ہوئے تو میرے والد فوراً وکیل کے پاس گئے اور سارا قرض چکا دیا۔

## (۳۲) ’’سب ایک جگہ‘‘

ایک صاحب کہتے ہیں: ’’ایک دن میں نے مرحوم آیت اللہ حسین خادمی شیخ عباس قمی﷫، خطیب شیخ عبدالجواد، کو خواب میں دیکھا کہ یہ حضرات بہشت کے کمروں میں سے ایک کمرے میں باہم تشریف فرماہیں۔ میں نے آیت اللہ خادمی سے احوال پرسی کی اور کہا : ’’آخر وجہ کیا ہے کہ آپ سب ساتھ ہیں۔‘‘ اور سب ایک ہی مقام پر فائز ہین؟ جواب ملا : ہم سب زیارت عاشورہ پڑھتے تھے اور باعتبارعدد ہم سب برابر تھے۔

## (۳۳) ’’مرض لاعلاج‘‘

ایک عالم دین فرماتے ہیں: ’’میری بیوی کے جسم میں چند گانٹھیں نکل آئی تھیں جس سے میں بالکل بے خبر تھا ایک شب خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک ایسے کمرے میں بند ہوں جہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

صرف تین روشن دان پورے کمرے میں نظر آرہے تھے جس سے گھٹن کا احساس قدرے کم تھا مگر چند لمحہ گذرنے کے بعد ایک اونٹ آیا سوراخ کی جگہ بیٹھ کر اسکو بھی بند کردیا اب تنہائی، خوف، اور بے بسی کے احساس سے دم گھٹا جارہا تھا کہ یکایک آنکھ کھل گئی کچھ دن گذرنے کے بعد میری شریک حیات مریض ہوئیں فوراً ڈاکٹر کے پاس لے گیا معلوم ہوا کہ کچھ گانٹھیں ایسی نکل آئی ہیں کہ اگر ان کا آپریشن نہ ہوا تو زندگی خطرے میں ہے۔ لوگوں نے مشورہ دیا کہ ایرانی ڈاکٹر کے بس میں نہیں ہے۔ بہتر علاج کیلئے کوئی اور صورت حال سوچئے مگر اتفاق سے ایک ایرانی ڈاکٹر سعید نامی اس علاج کیلئے آمادہ تو ہوگیا مگر اسکی فیس اتنی تھی کہ میں قطعی طور پر ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔

بالآخر راضی تو ہوگیا مگر اسی وقت طئے کیا کہ عمل عاشورہ کروں گا تاکہ حضرت﷣ کے توسل سے اس پریشانی سے نجات حاصل ہو۔

کچھ عرصہ کے بعد جب حساب کیلئے ڈاکٹر کے پاس گیا تو اجرت لینے سے انکار کردیا اور کہا میں فیس نہیں لونگا۔ اس لئے کہ میں اپنے تئیں نا امید تھا کہ شاید آپریشن میں کامیاب نہ ہوسکوں لہٰذا میں نے نذر کی کہ اگر کامیاب ہوگیا اور مریض کو اپنے مرض سے نجات حاصل ہوگئی تو پیسہ نہیں لوں گا۔ خدا کا شکر کہ میں کامیاب ہوگیا۔ میں نے کہا: ’’یہی صورت حال میرے ساتھ بھی تھی کہ عمل عاشورہ کا ورد کررہا تھا کہ کوئی مشکل پیش نہ آئے اور یہ مصیبت دور ہو۔

## (۳۴) ’’برہم مسافر‘‘

ایک سید محترم کا بیان ہے ۱۳۷۰؁ھ کی بات ہے حج کا زمانہ قریب تھا ادھر حکومت نے بھی یہ اعلان کردیا تھا کہ پہلے سے صادر کئے گئے کارڈ کے علاوہ کوئی اور شخص حج پر نہیں جا سکتا۔

اعلان کے بعد کچھ زیادہ ہی سختی ہونے لگی ادھر میرا دل بے چین تھا اور میں اس بات پرمصر تھا کہ اس سال حج کیلئے ضرور جاؤں گا۔ زیارت عاشورہ کا عمل شروع کردیا اور امام حسین﷣ سے باکمال توسل کیا مگر چالیس دن تمام ہونے کے بعد کوئی نتیجہ بر آمد نہ ہوا تو میں نے ایک رات صاحب کتاب ’’داستانہای شگفت زیارت عاشورہ‘‘ کی خدمت میں پہونچا اور اپنا مدعا بیان کیا اور کہا:تمام لوگوں کی داستان کو تو کتاب کی شکل میں جمع کردیا ہے جن کو زیارت عاشورہ کے عمل سے مرادیں ملیں مگر ان کے داستان کو فراموش کردیا جواپنی مراد کو نہیں پہونچ سکے لہٰذا ایک کتاب اس عنوان سے بھی لکھئے اور میں تو اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ چالیس دن کے عمل سے حاجت پوری ہوتی ہے- یہ صحیح نہیں ہے! اسکی تکذیب کروں گا۔ ’’اسی رات میرا بھائی آیا اور کہنے لگا:ساری کوشش کرنے کے باوجود بھی کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا کل پھر تہران چلتے ہیں شاید کوئی صورت نکل آئے۔ دوسرے دن صبح تہران کیلئے تمام ضروری کاغذات لے کر روانہ ہوا اس امید میں کہ ممکن ہے کہ کوئی راستہ نکل آئے۔ مگر پھر مایوسی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ واپس قم جانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ ایک شخص نے کہا : فلاں صاحب سے مل لیجئے ہوسکتا ہے کوئی سبیل نکل آئے اگرچہ میں ان کے دفتر سے کئی مرتبہ بے نیل و مرام واپس ہوا ہوں۔ میں نے بھائی سے کہا: اگر آج کا م بن گیا تو اعمال عاشورہ کا فیض اور خداوند عام کا لطف و کرم ہوگا۔ چند لمحہ گذرا تھا کہ میرا نام پکارا گیا۔ دفتر میں گیا تو مسؤل محترم نے بھی مایوس کن جواب دیا اور کہا: ’’اس کیلئے کوئی راستہ نظر نہیں آرہا ہے میں کیا کروں‘‘ بات ہوہی رہی تھی کہ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ ادھر سے کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ پندرہ اشخاص کیلئے پاسپورٹ صادر کئے جائیں تاکہ وہ حج کیلئے جاسکیں میں نے کہا دوکا میرے ساتھ اور اضافہ کرلیجئے۔ اتنے میں دوبارہ گھنٹی بجی۔ اب کوئی کہہ رہا تھا کہ فوراً فلاں ہاسپیٹل میں پہونچئے اور اپنی ماں کا آخری دیدار کرلو۔ مدیر محترم حکم دیکر فوراً روانہ ہوگئے یکم ذی الحجہ کو پاسپورٹ کیلئے اقدام ہوا دوسرے دن پاسپورٹ ہاتھ میں مل گیا اور تیسرے دن جدہ کیلئے ایران ایئر سے روانہ ہوگیا۔ اور حج بیت اللہ سے شرف ہوا۔

یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے ہی جیسے دوسرے افراد بھی تھے جو اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود پاسپورٹ رکھتے ہوئے بھی حج کیلئے نہ جا سکے حج بیت اللہ سے واپس ہوا تو میرا ایک قریبی دوست میرے پاس آیا جس نے حج کیلئے بے انتہا دعائیں کیں تھیں مگر مشرف نہ ہوسکا تھا۔ میں نے کہا کیا زیارتِ عاشورہ کا عمل کیا تھا؟ جواب دیا : سوائے زیارت عاشورہ کے کوئی توسل باقی نہیں بچا۔ ضمیر نے مجھے جھنجھوڑ ا اور تسلیم کرنا پڑا کہ میرا فیصلہ غلط تھا آخر زیارت نے اپنا اثر دیکھایااور میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوا۔

## (۳۵) ’’چالیس طلبہ کا انتخاب‘‘

جناب آقای نصیری جو مرحوم آیت اللہ العظمیٰ آقای حجت کوہ کمرہ ای کے ہمنشینوں میں سے ہیں آقای گل محمدی ابہری نقل فرماتے ہیں (ان کے علاوہ دوسرے حضرات بھی ناقل ہیں) قحط کا زمانہ تھا گرانی انتہا کو پہونچ چکی تھی لوگ پریشان تھے کہ کیا کیا جائے ادھر طلبہ بھی بے چین تھے کہ کل شہریہ دس تومان ہے ایک روٹی ایک تومان کی ہوچلی تھی آخر کار مرحوم حجت کوہ کمرہ ای نے حکم دیا کہ چالیس طالب علم (جن میں جناب نصیری و گل محمدی، دوآدمی بھی شامل تھے) مسجد جمکران جاکر اس کی چھت پر چالیس زیارت عاشورہ پڑھیں اور حضرت موسیٰ بن جعفر ﷦و حضرت ابوافضل العباس﷣ وجناب علی اصغر﷣ سے دعاء و توسل کریں کہ یہ مشکل ہم سے دور ہو۔ چالیس طالب علم منتخب ہوئے عمل شروع ہوگیا زیارت عاشورہ ہی کا فیض تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر بادل چھائے بارش ہونے لگی اور خوب ہوئی کہ لوگوں کی مشکلات حل ہوگئیں۔ گرانی بھی ختم ہوگئی لوگ اطمینان و سکون کی زندگی بسر کرنے لگے۔

## (۳۶) ’’ما اوذیَ نبیٌ...کے ایک معنیٰ‘‘

مرحوم آیت اللہ شیخ عبد النبی اراکی تحریر فرماتے ہیں: حدیث پیغمبرﷺکہ : ’’مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ...جتنی اذیتیں مجھے دی گئیں وہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں اس کے تمام معنی سے قطع نظر ایک معنی یہ بھی ہے کہ پیغمبرﷺ یہ بتا دینا ضروری سمجھتے تھے کہ نہ صرف زندگی میں ہونیوالے حوادث باعثِ اذیت ہیں بلکہ میرے بعد ہونے والے حوادث بھی باعث اذیت ہیں (جیسے واقعہ کربلا) جس کی خبر خداوند عالم نے بذریعہ جبرئیل اپنے رسولﷺ کو پہونچا دیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ جب رسول ﷺ اکرم آئندہ ہونے والے حوادث سے افسر دہ خاطر و محزون ہوئے تو خداوند عالم نے زیارت عاشورہ تعلیم فرمائی اور اس کے دینوی و اخروی فوائد بھی بیان کئے اور اس بات کی ضمانت بھی لی کہ تمام مشکلات و حاجات اس کے ذریعہ پوری ہونگی۔

پھر جناب جبرئیل کو عطا کیا کہااس کو پیغمبرﷺ کی خدمت میں لے جاکر آپ کے اہلبیت عصمت و طہارت اور چاہنے والوں کی خوشنودی کیلئے پیش کرو۔ تاکہ محبین اس کے اخروی فوائد سے خوش و مسرور ہوں اور دنیوی فوائد سے متوسل ہوکر لطف انذوز ہوسکیں۔ اسی لئے مصحفِ ناطق امام جعفر صادق ﷣ نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام حسین﷣ سے اور آپ نے اپنے بھائی حسن مجتبیٰ﷣ سے اور آپ نے حضرت علی بن ابی طالب ﷦ سے آپ نے پیغمبرﷺ سے اور آپ نے جبرئیل سے جبرئیل نے قلم سے قلم نے لوح سے لوح نے پروردگار عالم سے یہ ضمانت لی کہ جو کوئی خدا سے حاجت رکھتا ہے اگر یہ زیارت پڑھکر حاجت طلب کریگا تو خدا اپنی قدرت کاملہ سے اور محمد و آل محمد ﷨ کے فضل و کرم سے اسکی حاجت پوری کرے گا۔

بندہ حقیر ناچیز نے اپنے رسالہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک امر کیلئے زیارت عاشورہ کا عمل شروع کردیا جس کا ہونا تقریباً محال تھا۔ مگر خداوند عالم نے اہل بیت عصمت و طہارت ﷨کے فیض سے اتنی جلدی وہ کام حل کردیا کہ ابھی تک میں متعجب ہوں کہ کیسے ہوگیا۔ لہٰذا میری ایک خواہش تھی کہ ایک کتابچہ لکھوں جس میں دعا و توسل کے آداب درج ہوں لوگ اس کے ذریعہ اپنی حاجت طلب کریں اور عمل کریں جس کے بعد یقینا انکی حاجات پوری ہونگی۔[[12]](#footnote-12)؎

## (۳۷) ’’علم کیمیاء کی تلاش‘‘

جناب شیخ سمامی حائری لکھتے ہیں: مرحوم شیخ موسیٰ سبط الشیخ نے مجھ سے نجف میں بیان کیا کہ ایک شخص علم کیمیاء کی تلاش میں سرگرداں پھر رہا تھا اور یہ خواہش تھی کہ کسی طرح یہ علم حاصل ہوجائے۔ سیّد الشہداء حضرت امام حسین﷣ کے حرم مطہر میں مخصوص جگہ پر جاکر تین سال مسلسل زیارت عاشورہ معروفہ و غیر معروفہ پڑھتا رہا آخر تین سال کے توسل کے بعد ایک دن امام علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ حضرت نے پوچھا کس حاجت کیلئے اس قدر مجھے پکار رہے ہو؟ کہتا ہے: میں علم کیمیا چاہتا ہوں ……حضرت نے جواب دیا : یہ علم تیری کسی کام میں نہیں آئے گا………مگروہ شخص اس بات پر اڑا رہا کہ مجھے علم کیمیاء چاہئے۔ تب حضرت نے فرمایا جیب بن مظاہر اسدی کی قبر کے پاس جا ایک نابینا شخص ہر صبح وہاں آتا ہے اس کے پاس علم کیمیاء ہے یہ شخص فوراً اٹھا اورحرم کا دروازہ کھلنے سے پہلے ہی پہونچ گیا اور نابینا کے آنے تک منتظر رہا مگر اچانک یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ شخص ایک فقیر ہے۔ اور لوگ اسکی مدد کیلئے بڑھ بڑھ کر خیرات کررہے ہیں یہ شخص بھی قریب گیا اور اپنا راز دل بیان کیا۔ مگر اس نابینا نے بتانے سے انکار کردیا تو مایوس ہوکر پھر حضرتؑ سے توسل کیا۔ حضرت نے پھر اسی نابینا کی طرف رہنمائی فرمائی۔ تیسری بار توسل کیا حضرت نے بتایا کہ تیرا مدعا اسی نابینا شخص کے پاس ہے اور اب آئندہ خواب میں نہیں آؤں گا۔ یہ شخص اسی نابینا کے پاس پہونچا ہے نہایت اصرار کرنے کے بعد وہ فقیر اپنے ہمراہ ابن ابی فہد کے مقبرے تک لے جاتا ہے چند نسخہ اور ہدایات دے کر کہتا ہے کہ اگر اس کو یوں ملا دیا جائے تو سونے میں تبدیل ہو جائے گا اور یہ سونا تیرے اور تیرے اہل و عیال کیلئے کفیات کریگا۔ مگر وہ اس پر راضی نہ ہوا اور کہا مجھے سونا نہیں چاہئے بلکہ علم کیمیاء چاہئے۔ تب نابینا نے کہا اگر حقیقت یہی ہے تو تین دن کے بعد پھر آنا وہ شخص یہ آرزو لے کر واپس چلا گیا مگر جب تین دن کے بعد آتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ نابینا آخرت کا رختِ سفر باندھ چکا ہے اور کیمیاء سازی کا سارا سامان کمرے سے دور پھینک دیا گیا ہے جس کا کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔

## (۳۸) ’’آیت اللہ بہحت کی نگاہ محققانہ‘‘

۲۶ ذی القعدہ ۱۴۱۲؁ھ جمعہ کا دن تھا حضرت آیت اللہ بہجت سے ملاتا کہ زیارت عاشورہ کے سلسلے میں ان کا کیا نظریہ ہے معلوم کروں۔ عرض کیا کہ زیارتِ عاشورہ کے فیوض و برکات اور جن لوگوں نے اس عمل سے اپنی مرادیں پائی ہیں۔ ان کی داستانیں ایک کتاب کی شکل میں جمع کیا ہے اور عنقریب منظرِ عام پر آنے والی ہے چاہتا ہوں کہ اس گراں بہا مطالب میں آپ کا بھی بیان شامل ہوجائے لہٰذا بصد احترام عرض ہے کہ کچھ اپنے تاثرات اس موضوع پر بیان فرمائیں آپ نے فرمایا ’’……زیارت عاشورہ کا خود وجود اپنی عظمت و جلالت پر ایک روشن دلیل ہے۔ علاوہ ازاین کہ جب جعفر صادق﷣ کی اس معروف حدیث پر نظر پڑتی ہے جو آپ نے صفوان سے فرمائی تھی تو اس کی شان دو بالا ہوجاتی ہے۔ آپ نے صفوان سے فرمایا :اس زیارت و دعاء کو پڑھو جو شخص اس پر عمل کریگا اس کیلئے چند چیزوں کی ضمانت لیتا ہوں:

(۱) اس کی زیارت قبول ہوگی۔

(۲) اس کا عمل قابل تحسین ہوگا۔

(۳) کیسی بھی حاجت رکھتا ہو خداوند عالم اپنی بارگاہ سے نا امید واپس نہیں کریگا۔

اور اے صفوان!میں نے زیارت کو اسی ضمانت کے ساتھ اپنے پدر بزرگوار سے سنا ہے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے یہاں تک کہ یہ سلسلہ جناب امیر المؤمنین﷣ تک پہونچا اور پھر آپ نے جناب پیغمبر اکرم ﷺسے اور آپؐ نے جناب جبرئیل سے اور جناب جبرئیل نے خداوند عالم سے حاصل کیا اور خدا نے اپنے ذات اقدس کی قسم کھا کر کہی کہ جو شخص امام حسین﷣ کی زیارت و دعاء کو دور یا نزدیک سے پڑھیگا تواسکی زیارت و حاجات کو قبول کروں گا۔

جناب آقای بہجت فرماتے ہیں: زیارتِ عاشورہ کے اسناد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ احادیث قدسیہ میں سے ہے اور یہی وہ اسباب تھے جن کی بنا پر ہمارے بزرگ علماء و اساتذہ کرام نے اس زیارت کی مداومت کی اور پابندی سے پڑھتے رہے اپنے تمام مشاغل اور دوسری مصروفیات کے باوجود بھی زیارت ترک نہ کی جن میں حسب ذیل علماء سر فہرست ہیں۔

(۱) آیت اللہ العظمیٰ آقای شیخ محمد حسین اصفہانی میرے استاد محترم جنہوں نے متعدد کتابوں کی تالیف فرمائی خداوند عالم سے خواہش کی تھی کہ خدا زیارت عاشورہ پڑھتے ہوئے انکی روح قبض کرے خدا نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور زیارت پڑھکر دنیا سے رخصت ہوئے۔

(۲) آیت اللہ شیخ ملا صدراء علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر و باکمال اسقدر زیارت کے پابند تھے کہ کسی بھی عنوان سے ترک نہ ہوئی تھی میرے خیال میں آپ جیسا کوئی اور نظر نہیں آتا جو اس حد تک عبادات و زیارت عاشورہ کا پابند ہوا ہو۔

(۳) ایک بزرگ عالم دین نقل فرماتے ہیں کہ ایک دن میں وادی السلام میں مقام حضرت مہدی ﷣ پر پہونچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پیر مرد نوارنی چہرہ زیارت عاشورہ میں مشغول ہے اس کے حالات بتارہے ھے کہ وہ زائر ہے۔ مگر جب اس کے قریب پہونچا تو متحیر ہوگیا میری نظروں سے پردہ اٹھ گیا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حرم امام حسین ﷣ ہے اور زائرین کرام کی آمدورفت مسلسل جاری ہے مجھے نہایت تعجب ہوا کہ خدایا میں کس حالت میں ہوں چند قدم پیچھے ہٹا تو وہ سارا منظر غائب ہوگیا۔ مگر پھر آگے بڑھا تو اسی منظر کا مشاہدہ کررہا تھامیں نے کئی بار ایسا کیا ہر بار وہی حالت پیدا ہوتی رہی۔

دوسرے دن علی الصباح اس مقام پر پہونچا جہاں زائرین کرام ٹھہرے ہوئے تھے تاکہ ان زائر صاحب کا پتہ لگاؤں کہ وہ کون تھے لوگوں نے بتایا کہ ہاں ایسا شخص زیارات کیلئے آیا تو تھا اور آج ہی اپنا سارا سامان لے کر روانہ ہوگیا۔ چونکہ ملاقات ہوجائے۔ مگر اس بار ایک دوسرے صاحب سے ملاقات ہوئی۔ کہ جوگاہے بہ گاہے آکر کچھ مطالب بیان کرجاتے تھے اور ایک عجیب حالت طاری تھی۔ مجھے دیکھتے ہی فوراً کہا۔ وہ زائر کل رخصت ہوگیا اسکے بعد نا امید ہوچکا تھا اورمایوس ہوکر واپس آگیا۔

## (۳۹) ’’عالم رؤیا میں رہنمائی‘‘

ایک عالم دین تحریر فرماتے ہیں۔ میں سخت مصیبت میں گرفتار تھا گھر کے مسائل سے ہر وقت پریشان رہتا کوئی راہ نظر نہیں آرہی تھی ایک دن اتفاق سے کتاب ’’زیارت عاشورہ و آثار شگفت‘‘ میری نظروں سے گذری جب اس کے مضامین سے باخبر ہوا تو عہد کیا کہ اپنی مشکلات بھی اسی زیارت عاشورہ کے ذریعہ دور کروں گا۔

یکم صفر ۱۴۱۲؁ھ کو زیارت عاشورہ کا عمل سو لعن و سلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ شروع کردیا۔ ابھی چونتیس دن گذرے تھے کہ عید الزہراء قریب آگئی جس کے اہتمام میں عمل عاشورہ نہ کرسکا کچھ مدت کے بعد خواب میں دیکھا کہ والدہ کے گھر میں ایک جلسہ ہو رہا ہے جس میں لوگ اپنا اپنا انعام لینے کے لئے جمع ہیں مگر جس شخص کو دعا کرانی تھی وہ نہیں آیا کسی نے کہا ………بہتر ہے کہ آپ دعاء کرائیں۔ خواب تعبیر معلوم کرنے کیلئے اصفہان کے ایک بزرگ عالم دین سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا تو انہوں نے فرمایا : ’’اس موضوع میں تین اہم امور کا دخل ہے اس میں سے ایک زیارتِ عاشورہ ہے جس کو تم نے ترک کردیا ہے اور دوبارہ شروع کروگے تو تمہارے امور حل ہوجائیں گے۔‘‘

دوبارہ عمل شروع کیا روز چہلم وقت عصر میری تمام مشکلات حل ہوگئیں اور گھر کے مقدمات بھی فراہم ہوگئے پھر ایک بار گھر کے سلسلہ میں دوسری مشکل آن پڑی دوبارہ نذر کی اور عمل شروع کردیا تین دن کے اندر گھر کا معاملہ بھی ختم ہو گیا۔ الحمد اللہ کہ آج سکون کی زندگی گذرہی ہے۔

## (۴۰) ’’دو نقاب پوش‘‘

ایک صاحب تھے جن کا دستور تھا کہ ہرامام کی ولادت و شہادت پر مجلس وہ محفل کا اہتمام کرتے اور چند دوستوں کو کھانا بھی کھلاتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میرے ایک ہمسایہ کے یہاں مجلس عزا تھی اس نے ایک برتن میں کھانا رکھ کر میرے لیے یہاں بھجوایا اتفاق کی بات کہ کچھ مہمان آئے ہوئے تھے اسی افراء تفری میں وہ برتن گم ہوگیا۔

کچھ عرصہ کے بعد ان صاحب نے اپنے برتن کا تقاضہ کیا میں نے کہا آکر اپنا برتن تلاش کرلو۔ اسلئے تمام برتن مخلوط ہوگئے ہیں۔ وہ شخص آکر اپنا برتن دیکھتا ہے مگر جب نظر نہیں آتا تو آبروریزی پر تل جاتا ہے۔ جہاں بھی بیٹھتا یہی کہتا۔ مجلسیں کروں یا برتن کی حفاظت کروں۔ اسکی بے حیائی و کم ظرفی اس حد تک پہونچ گئی کہ محفلوں میں جاجا کر لوگوں سے کہتا - ناممکن ہے کہ وہ برتن بازار سے لاکر دیدو مسئلہ ختم ہو میں نے ایک برتن خریداکر اس کو دیدیاکہنے لگا ……دیکھا میں نے اپنی بات کرکے دکھائی- واقعہ تو ختم ہوگیا مگر ایک شب میں اس قضیہ سے اس قدر غمگین ہوا کہ اسی کیفیت میں اٹھ کر زیارت عاشورہ پڑھنی شروع کردی اور صدیقہ طاہرہ ﷥ کو مخاطب کیا اور کہا اے زہراء میری عزت آپ کے ہاتھوں میں ہے میری آبروریزی کی گئی جب کہ میری کوئی خطا نہ تھی۔ میں اس وقت اس قدر پریشان تھا کہ کیا کروں سمجھ میں نہیں آرہا تھا گر یہ کرتا جارہا تھا اور نہ جانے کیا کیا کہتا جا رہا تھا۔

آخر کار اٹھ کر قالین بننے میں مصروف ہوگیا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو نقاب پوش معظمہ آتی ہیں چاہتاہوں کہ تعظیم کیلئے اٹھوں اتنے میں ایک نے اشارہ کیا بیٹھے رہواٹھنا چاہتا تھا کہ سارا جسم لگتا تھا سن پڑگیاہو کوشش کی دوبارہ اٹھوں مگر نہ اٹھ سکا۔ چاہتا ہوں کہ کچھ بولوں مگر کہہ نہ سکا۔ ایک نے کہا: فلاں شخص سے جاکر کہدو (جس نے تمہاری آبروریزی کی ہے) کہ اس ٹوٹی ہوئی دیگچی جس کا دستہ ٹوٹا، بار مڑی، اور نیچے سوراخ ہے وہ اس کے داماد مہدی کے یہاں پڑی ہوئی ہے۔ تیری حیا کو کیا ہوگیا ہے اب شرم کیوں نہیں آئی۔ یہ کہہ کہ معظمائیں غائب ہوگئیں۔ میں ایک بار چونکا اور بلند ہوا کہ دیکھوں یہ کون لوگ تھیں جنہوں نے اشارہ کے ذریعہ میرے اعضاء بے حرکت کر دیئے تھے اسی عالم میں اٹھا اور اس شخص کے گھر پہونچا جس نے برا بھلا کہا تھا مجھے دیکھا تو غیظ و غضب کے عالم میں کہنے لگا۔ آنکھوں میں ورم کیوں ہے اس قدر گریہ کیوں کر رہے ہو۔ اس لباس میں باہر کیوں نکل آئے آخر کیا ہوا؟ جب میں نے ان معظمہ کے سارے واقعات بتائے تو وہ شرمندہ ہوا اور معافی مانگنے لگا۔ اور پھر جب بھی وہ مجھ سے ملتا تھا معافی ہی مانگتا تھا۔ اور میں اس سے کہتا تھا کہ تمہاری ہی بدولت مجھے یہ خوش نصیبی حاصل ہوئی۔

# زیارت عاشوراء

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَ ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعالَمِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَ الْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى الْاَرْوَاحِ

الَّتِىْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ

عَلَيْكُمْ مِنِّى جَمِيْعًا سَلَامُ الله

اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَ بَقِىَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ

يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ

لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَ جَلَّتْ وَ عَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا

وَ عَلى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ

وَ جَلَّتْ وَ عَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِىْ السَّمٰوَاتِ عَلىٰ جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ

فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ

الظُّلْمِ وَ الْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ

وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ

وَ اَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبُكُمُ

الَّتِىْ رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيْهَا

وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ

وَ لَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ

بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ

بَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَ اِلَيْكُمْ مِنْهُمْ

وَ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَ اَتْبَاعِهِمْ وَ اَوْلِيَائِهِمْ

يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ

اِنِّىْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ

وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

وَ لَعَنَ اللهُ آلَ زِيَادٍ وَ آلَ مَرْوَانَ

وَ لَعَنَ اللهُ بَنِىْ اُمَيَّةَ قَاطِبَةً

وَ لَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ

وَ لَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ

وَ لَعَنَ اللهُ شِـمْرًا

وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ

وَ اَلْجَمَتْ وَ تَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ

بِاَبِىْ اَنْتَ وَ اُمِّىْ لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِىْ بِكَ

فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِىْ اَكْرَمَ مَقَامَكَ

وَ اَكْرَمَنِىْ بِكَ اَنْ يَرْزُقَنِىْ طَلَبَ ثَارِكَ

مَعَ اِمَامٍ مَنْصُوْرٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ عِنْدَكَ وَ جِيْهًا بِالْحُسَيْنِ ؑ

فِىْ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ

يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ

اِنِّى اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ

وَ اِلٰى رَسُولِهٖ وَ اِلٰى اَمْيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَ اِلٰى فَاطِمَةَ وَ اِلَى الْحَسَنِ وَ اِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ

وَ بِالْبَرَائَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَ نَصَبَ لَك الْحَرْبَ

وَ بِالْبَرَآئَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ

اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ

وَاَبْرَءُ اِلٰى اللهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّنْ اَسَّسَ

اَسَاسَ ذٰلِكَ وَبَنٰى عَلَيْهِ بُنْيَانَهٗ

وَ جَرٰى فِىْ ظُلْمِهٖ وَ جَوْرِهٖ عَلَيْكُمْ

وَ عَلى اَشْيَاعِكُمْ

بَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَ اِلَيْكُمْ مِنْهُمْ

وَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ

بِمُوَالَاتِكُمْ وَ مُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ

وَ بِالْبَرَائَةِ مِنْ اَعْدَائِكُمْ

وَ النَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ

وَ بِالْبَرَائَةِ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَ اَتْبَاعِهِمْ

اِنِّى سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ

وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ

وَ وَلِّىٌ لِمَنْ وَالَاكُمْ

وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ

فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِىْ

اَكْرَمَنِىْ بِمَعْرِفَتِكُمْ وَ مَعْرِفَةِ اَوْلِيَآئِكُمْ

وَ رَزَقَنِى الْبَرَائَةَ مِنْ اَعْدَائِكُمْ

اَنْ يَجْعَلَنِىْ مَعَكُمْ فِىْ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ

وَ اَنْ يُثَبِّتَ لِى عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ

فِىْ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ

وَ اَسْئَلُهٗ اَنْ يُبَلِّغَنِى الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ لَكَمْ عِنْدَ اللهِ

وَ اَنْ يَرْزُقَنِىْ طَلَبَ ثَارِىْ مَعَ اِمَامٍ

هُدًى ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ

وَ اَسْئَلُ اللهَ بِحَقِّكُمْ وَ بِالشَّانِ الَّذِىْ لَكُمْ عِنْدَهٗ

اَنْ يُعْطِيَنِىْ بِمُصَابِىْ بِكُمْ اَفْضَلَ مَا يُعْطِىْ

مُصَابًا بِمُصِيْبَةٍ مُصِيْبَةً مَا اَعْظَمَهَا

وَ اَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا فِىْ الْاِسْلَامِ

وَ فِىْ جَمِيْعِ السَّمٰوَاتِ وَ اْلأَرْضِ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ فِىْ مَقَامِىْ هَذَا مِمَّنْ

تَنَالُهٗ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَ رَحْمَةٌ وَ مَغْفِرَةٌ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَاىَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

وَ مَمَاتِىْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ

بَنُوْ اُمَيَّةَ وَابْنُ آكِلَةِ الْأَكْبَادِ

اللَّعِيْنُ ابْنُ اللَّعِيْنِ عَلٰى لِسَانِكَ

وَ لِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

فِىْ كُلِّ مَوْطِنٍ وَ مَوْقِفٍ وَقَفَ

فِيْهِ نَبِيُّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ وَ مُعَاوِيَةَ

وَ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ

عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْآبِدِيْنَ

وَ هٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهٖ آلُ زِيادٍ وَ آلُ مَرْوَانَ

بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوٰاتُ اللهِ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ

وَ فِىْ مَوْقِفِىْ هٰذَا وَ اَيَّامِ حَيٰوتِىْ

بِالْبَرَائَةِ مِنْهُمْ وَ اللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ

وَ بِالْمُوَالَاتِ لِنَبِيِّكَ وَ آلِ لِنَبِيِّكَ

عَلَيْهِ وَ عَلِيْهِمُ السَّلَامُ.

پھر سو (۱۰۰) بارکہے:

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ

وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ آخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ

اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِىْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ

وَ شَايَعَتْ وَ بايَعَتْ وَ تَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ

اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا.

پھر سو (۱۰۰) بارکہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ

وَ عَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِىْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ

عَلَيْكَ مِنّى سَلَامُ اللهِ اَبَدًا

مَا بَقِيْتُ وَ بَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ

وَ لَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّى لِزِيَارَتِكُمْ

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ

وَ عَلٰى عَلِىِّ بْنِ الْحُسَيْنِ

وَ عَلٰى اَوْلادِ الْحُسَيْنِ

وَ عَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ

پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّى

وَابْدَأْ بِهٖ اَوَّلاً

ثُمَّ الثَّانِيْ وَ الثَّالِثَ وَالرّابِعَ

اَللَّهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ خَامِسًا

وَ الْعَنْ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ

وَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَ شِـمْرًا

وَ آلَ أَبِيْ سُفْيَانَ وَ آلَ زِيَادٍ

وَ آلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَة.

پھر سجدہ میں جائے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ

لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ

اَلْحَمْدُ للهِ عَلٰى عَظِيْمِ رَزِيَّتِىْ

اَللّٰهَمَّ ارْزُقْنِىْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ الْوُرُوْدِ

وَ ثَبِّتْ لِىْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ

مَعَ الْحُسَيْنِ وَ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ

الَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

## ترجمہ

سلام آپ پر اے ابوعبداللہ سلام آپ پر اے فرزند رسول خدا ﷺ سلام آپ پر اے فرزند امیر المومنین و فرزند سیدالوصیین سلام آپ پر اے فرزند فاطمہ سیدۃ نساء عالمین سلام آپ پر اے انتقام خدا اور فرزند انتقام خدا اور وتر موتور اور سلام آپ پر اور ان روحوں پر جو آپ کے حرم مطہرمیں موجود ہیں آپ سب پر میری طرف سے اللہ کا سلام ہو ہمیشہ جب تک میں باقی رہوں اور رات و دن باقی ہیں اے ابو عبداللہ تكلیف عظیم اور مصیبت جلیل ہے آپ کی شہادت سے ہمارے اوپر اور تمام اہل اسلام پر اور آپ کی مصیبت عظیم و جلیل ہے آسمانوں میں تمام آسمان والوں پر خدا لعنت کرے اس امت پر جس نے ظلم کی بنیاد رکھی آپ کے اوپر اے اہل بیت﷨ اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جس نے آپ کو آپ کے مرتبہ سے روکا اور آپکو آپ کی جردہ سے دور رکھا جو خدا نے آپ سے مخصوص کیا تھا اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جس نے آپکو قتل کیا اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جنھوں نے آپ سے جنگ کرنے کی زمین ہموار کی۔ میں اللہ کی طرف اور آپ کی طرف بری ہوں ان سب سے اور ان کے پیروؤں سے اور تابعین سے اور دوستوں سے اے ابوعبداللہ میری صلح ہے اس سے جس نے آپ سے صلح کی اور جنگ ہے اس سے جس نے آپ سے جنگ کی روز قیامت تک کے لئے اور خدا کی لعنت ہو آل زیاد اور آل مروان پر اور خدا کی لعنت ہو کل بنی امیہ اور اللہ کی لعنت ہو مرجانہ کے بیٹے پر اور خدا کی لعنت ہو عمر بن سعد پر اور خدا کی لعنت ہو شمر پر اور خدا کی لعنت ہو اس امت پر جس نے زین کسی، لگائی اور نقاب ڈالی آپ سے جنگ کے لئے۔ میری ماں باپ آپ پر قربان ہوں میری مصیبت عظیم ہے آپ پر ظلم کی وجہ سے تو میں خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے آپ کے مقام کو مکرم کیا اور آپ کے واسطہ سے مجھ کو مکرم کیا کہ وہ مجھ کو توفیق دے آپ کے خون کا بدلہ لینے کی اہل بیت﷨ محمدﷺ کے امام منصور کے ساتھ خدایا مجھ کو اپنے پاس آبرو مند قرار دے امام حسین علیہ السلام کے واسطہ سے دنیا اور آخرت میں اے ابو عبد اللہ میں اللہ کی طرف قربت چاہتا ہوں اور اس کے رسول کی طرف اور امیر المومنین﷣ کی طرف اور فاطمہ﷥ کی طرف اور حسن﷣ کی طرف اور آپ کی طرف آپ کی دوستی سے اور برائت کے ذریعہ سے جنھوں نے اس ظلم کی بنیاد رکھی اور اس پر اس کی عمارت قائم کی اور اس ظلم و جور کو جاری رکھا آپ سب پر اور آپ کے شیعوں پر میں بری ہوں اللہ کی طرف اور آپ کی طرف ان سے اور اللہ کا تقرب چاہتا ہو ں اور پھر آپ کا تقرب آپ کی محبت کے واسطہ سے اور آپ کے ولی کی محبت کے ذریعہ اور آپ کے دشمنوں سے برائت کے ذریعہ اور آپ سے جنگ قائم کرنے والوں سے برأت کے ذریعہ اور ان کے شیعوں اور تابعین سے برأت کے ذریعہ میری صلح ہے اس سے جس نے آپ سے صلح کی اور جنگ ہے اس سے جس نے آپ سی جنگ کی اور دوست ہوں اس کا جو آپ کا دوست ہے اور دشمن ہوں اس کا جو آپ کا دشمن ہے۔ تو میں خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے مجھ کو آپ کی معرفت سے مکرم کیا اور آپ کے ولیوں کی محبت سے اور مجھ کو آپ کے دشمنوں سے برئت نصیب کی کہ وہ کج؟؟؟ھ کو قرار دے آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں اور قدم صدق کو میرے لئے آپ کے نزدیک ثابت کردے دنیا اور آخرت میں اور میں سوال کرتا ہوں اس سے کہ وہ مجھ کو اس مقام محمود تک پہنچا دے جو آپ کا خدا کے نزدیک ہے اور مجھ کو انتقام طلب کرنے والا بنادے امام، ہادی، ظاہر، حق کے ساتھ بولنے والے کے ساتھ اور میں سوال کرتا ہوں آپ کے حق کے واسطہ سے اور اس شان کے واسطہ سے جو آپ کی خدا کی بارگاہ میں ہے کہ وہ مجھ کو عطا کرے آپ کی مصیبت میں بہترین جزا جو کسی مصیبت والے کو ملتی ہے ایسی مصیبت پر جو عظیم مصیبت اور تکلیف ہے اسلام میں اور تمام زمین و آسمان والوں میں خدایا مجھ کو اس مقام میں ان میں سے قرار دے جن کو تیری طرف سے صلوات، رحمت اور مغفرت ملتی ہے۔ خدایا میری زندگی مثل حیات محمد و آل محمد﷨ قرار دے اور میری موت کومحمد و آل محمد﷨ کی موت کی طرح قرار دے۔ خدایا یہ وہ دن ہے جس کو بنی امیہ نے روز برکت قرار دیا جگر خوارہ کے بیٹے نے جو ملعون بن ملعون ہے تیری زبان پر اور تیرے نبی ﷺ کی زبان پر، ہر مقام میں اور موقف میں جس میں تیرے نبی ﷺ نے توقف کیا ہے۔ خدایا لعنت کر ابو سفیان اور معاویہ اور یزید بن معاویہ سب پر اسی طرف سے وہ لعنت جو ہمیشہ کے لئے ہو اور یہ وہ دن ہے جس میں آل زیاد اور آل مروان، امام حسین ﷣ کے قتل سے خوش ہوئی۔ خدایا ان پر اپنی طرف سے لعنت میں زیادتی کر اور عذاب میں۔ خدایا میں تجھ سے قریب ہوتا ہوں اس دن اور اپنے اس موقف میں اور زندگی کے دنوں میں ان سے برائت کے ساتھ اور ان پر لعنت کے ساتھ اور تیرے نبی اور ان کی آل سے محبت کے ساتھ (نبی پر اور ان کی آل پر سلام ہو)۔

سو مرتبہ کہے:

خدایا لعنت کر اس پہلے ظالم پر جس نے محمد و آل محمد﷨ پر ظلم کیا اور آخری اتباع کرنے والے ظالم پر خدایا اس گروہ پر لعنت کر جس نے امام حسین﷣ سے جنگ کی اور پیروی کی بیعت کی اور اتباع کیا ان کے قتل پر خدایا ان سب پر لعنت کر۔

سو مرتبہ کہے:

سلام آپ پر اے ابو عبداللہ اور ان روحوں پر جو آپ کی بارگاہ میں مدفون ہیں آپ پرمیری طرف سے خدا کا سلام ہو ہمیشہ کے لئے جب تک میں باقی رہوں اور رات دن باقی رہیں اور خدایا اس کو میری آپ کی آخری زیارت نہ قرار دے۔ سلام حسین﷣ پر اور علی بن الحسین﷦ پر اور اولاد حسین﷨ اور اصحاب حسین﷨ پر۔

پھر کہے:

خدایامخصوص کر میری لعنت سے پہلے ظالم کو اور پہلے سے شروع کر پھر دوسرا پھر تیسرا اور چوتھا خدایا لعنت کر پانچویں نمبر پر یزید اور لعنت کر عبید اللہ بن زیاد مرجانہ کے بیٹے عمر بن سعد اور شمر اور آل ابو سفیان اور آل زیاد اور آل مروان پر روز قیامت تک۔

پھر سجدہ میں جاکر یہ دعا پڑھے:

خدایا تیرے لئے حمد ہے شکر کرنے والوں کی حمد اور ان کی مصیبت پر خدا کے لئے حمد ہے میرے عظیم غم و اندوہ پر خدایا مجھ کو امام حسین﷣ کی شفاعت نصیب کر واردہونے کے دن اورمیرے لئے ثابت کر اپنے نزدیک قدم صدق کو امام حسین﷣ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ جنہوں نے راہ خدا میں جان دی امام حسین ﷣ کے پاس۔

# دعاء علقمہ

## دعاء بعد نماز زیارت عاشورہ

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا کَاشِفَ کُرَبِ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَ یَا مَنْ ھُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَ یَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِہٖ وَ یَا مَنْ ھُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ یَا مَنْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وَ یَا مَنْ یَّعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی السُّدُوْرُ وَ یَا مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ خَافِیَۃٌ یَا مَنْ لَا تَشْتَبِہُ عَلَیْہِ الْاَصْوَاتُ وَ یَا مَنْ لَا تُغَلِّطُہُ الْحَاجَاتُ وَ یَا مَنْ لَا یُبْرِمُہٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ یَا مُدْرِکَ کُلِّ فَوْتٍ وَ یَا جَامِعَ کُلِّ شَمْلٍ وَ یَا بَارِءَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ یَا مَنْ ھُوَ کُلَّ یَوْمٍ فِیْ شَاْنٍ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا مُنَفِّسَ الْکُرُبَاتِ یَا مُعْطِیَ السُّئُوْلَاتِ یَا وَلِیَّ الرَّغَبَاتِ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ یَا مَنْ یَّکْفِیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّ لَا یَکْفِیْ مِنْہُ شَیْءٌ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْ مِنِیْنَ وَ بِحَقِّ فَاطِمَۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَ بِحَقِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ فَاِنِّیْ بِھِمْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا وَ بِھِمْ اَتَوَسَّلُ وَ بِھِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَیْکَ وَ بِحَقِّھِمْ اَسْئَلُکَ وَ اُقْسِمُ وَ اَعْزِمُ عَلَیْکَ وَ بِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَھُمْ عِنْدَکَ وَ بِالْقَدْرِ الَّذِیْ لَھُمْ عِنْدَکَ وَ بِالَّذِیْ فَضَّلْتَھُمْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِنْدَھُمْ وَ بِہٖ خَصَصْتَھُمْ دُوْنَ الْعَالَمِیْنَ وَ بِہٖ اَبَنْتَھُمْ وَ اَبَنْتَ فَضْلَھُمْ مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِیْنَ حَتّٰی فَاقَ فَضْلُھُمْ فَضْلَ الْعَالَمِیْنَ جَمِیْعًا اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَکْشِفَ عَنِّیْ غَمِّیْ وَ ھَمِّیْ وَ کَرْبِیْ وَ تَکْفِیَنِی الْمُھِمَّ مِنْ اُمُوْرِیْ وَ تَقْضِیَ عَنِّیْ دَیْنِیْ وَ تُجِیْرَنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَ تُجِیْرَنِیْ مِنَ الْفَاقَۃِ وَ تُغْنِیَنِیْ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ اِلَی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَ تَکْفِیَنِیْ ھَمَّ مَنْ اَخَافُ ھَمَّہٗ وَ عُسْرَ مَنْ اَخَافُ عُسْرَہٗ وَ حُزُوْنَۃَ مَنْ اَخَافُ حُزُوْنَتَہٗ وَ شَرَّ مَنْ اَخَافُ شَرَّہٗ وَ مَکْرَ مَنْ اَخَافُ مَکْرَہٗ وَ بَغْیَ مَنْ اَخَافُ بَغْیَہٗ وَ جَوْرَ مَنْ اَخَافُ جَوْرَہٗ وَ سُلْطَانَ مَنْ اَخَافُ سُلْطَانَہٗ وَ کَیْدَ مَنْ اَخَافُ کَیْدَہٗ وَ مَقْدُرَۃَ مَنْ اَخَافُ مَقْدُرَتَہٗ عَلَیَّ وَ تَرُدَّ عَنِّیْ کَیْدَ الْکَیْدَۃِ وَ مَکْرَ الْمَکْرَۃِ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَرَادَنِیْ فَاَرِدْہُ وَ مَنْ کَادَنِیْ فَکِدْہُ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَہٗ وَ مَکْرَہٗ وَ بَاْسَہٗ وَ اَمَانِیَّہٗ وَ امْنَعْہُ عَنِّیْ کَیْفَ شِءْتَ وَ اَنّٰی شِءْتَ اَللّٰھُمَّ اشْغَلْہُ عَنِّیْ بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُہٗ وَ بِبَلَآءٍ لَا تَسْتُرُہٗ وَ بِفَاقَۃٍ لَا تَسُدُّھَا وَ بِسُقْمٍ لَا تُعَافِیْہِ وَ ذُلٍّ لَا تُعِزُّہٗ وَ بِمَسْکَنَۃٍ لَا تَجْبُرُھَا اَللّٰھُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَیْنَیْہِ وَ اَدْخِلْ عَلَیْہِ الْفَقْرَ فِیْ مَنْزِلِہٖ وَ الْعِلَّۃَ وَ السُّقْمَ فِیْ بَدَنِہٖ حَتّٰی تَشْغَلَہُ عَنِّیْ بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَہٗ وَ اَنْسِہٖ ذِکْرِیْ کَمَا اَنْسَیْتَہٗ ذِکْرَکَ وَ خُذْ عَنِّیْ بِسَمْعِہٖ وَ بَصَرِہٖ وَ لِسَانِہٖ وَ یَدِہٖ وَ رِجْلِہٖ وَ قَلْبِہٖ وَ جَمِیْعِ جَوَارِحِہٖ وَ اَدْخِلْ عَلَیْہِ فِیْ جَمِیْعِ ذٰلِکَ السُّقْمَ وَ لَا تَشْفِہٖ حَتّٰی تَجْعَلَ ذٰلِکَ لَہٗ شُغْلاً شَاغِلاً بِہٖ عَنِّیْ وَ عَنْ ذِکْرِیْ وَ اکْفِنِیْ یَا کَافِیَ مَا لَا یَکْفِیْ سِوَاکَ فَاِنَّکَ الْکَافِیْ لَا کَافِیَ سِوَاکَ وَ مُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاکَ وَ مُغِیْثٌ لَا مُغِیْثَ سِوَاکَ وَ جَارٌ لَا جَارَ سِوَاکَ خَابَ مَنْ کَانَ جَارُہٗ سِوَاکَ وَ مُغِیْثُہٗ سِوَاکَ وَ مَفْزَعُہٗ اِلٰی سِوَاکَ وَ مَھْرَبُہٗ اِلٰی سِوَاکَ وَ مَلْجَاُہٗ اِلٰی غَیْرِکَ وَ مَنْجَاہُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَیْرِکَ فَاَنْتَ ثِقَتِیْ وَ رَجَآئِی وَ مَفْزَعِیْ وَ مَھْرَبِیْ وَ مَلْجَائِیْ وَ مَنْجَایَ فَبِکَ اَسْتَفْتِحُ وَ بِکَ اَسْتَنْجِحُ وَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ وَ اَتَوَسَّلُ وَ اَتَشَفَّعُ فَاَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ فَلَکَ الْحَمْدُ وَ لَکَ الشُّکْرُ وَ اِلَیْکَ الْمُشْتَکیٰ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَکْشِفَ عَنِّیْ غَمِّیْ وَ ھَمِّیْ وَ کَرْبِیْ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا کَمَا کَشَفْتَ عَنْ نَبِیِّکَ ھَمَّہٗ وَ غَمَّہٗ وَ کَرْبَہٗ وَ کَفَیْتَہٗ ھَوْلَ عَدُوِّہٖ فَاکْشِفْ عَنِّیْ کَمَا کَشَفْتَ عَنْہُ وَ فَرِّجْ عَنِّیْ کَمَا فَرَّجْتَ عَنْہُ وَ اکْفِنِیْ کَمَا کَفَیْتَہٗ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ ھَوْلَ مَا اَخَافُ ھَوْلَہٗ وَ مَؤُنَۃَ مَا اَخَافُ مَؤُنَتَہٗ وَ ھَمَّ مَا اَخَافُ ھَمَّہٗ بِلَا مَؤُنَۃٍ عَلٰی نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِکَ وَ اصْرِفْنِیْ بِقَضَآءِ حَوَآئِجِیْ وَ کِفَایَۃِ مَا اَھَمَّنِیْ ھَمُّہٗ مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِیْ وَ دُنْیَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْکَ مِنِّیْ سَلَامُ اللّٰہِ اَبَدًا مَّا بَقِیْتُ وَ بَقِیَ اللَّیْلُ وَ النَّھَارُ وَ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ زِیَارَتِکُمَا وَ لَا فَرَّقَ اللّٰہُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمَا اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ حَیٰوۃَ مُحَمَّدٍ وَّ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَمِتْنِیْ مَمَاتَھُمْ وَ تَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِھِمْ وَ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَتِھِمْ وَ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا فِیْ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَتَیْتُکُمَا زَائِرًا وَ مُتَوَسِّلاً اِلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَ رَبِّکُمَا وَ مُتَوَجِّھًا اِلَیْہِ بِکُمَا وَ مُسْتَشْفِعًا بِکُمَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ فَاشْفَعَا لِیْ فَاِنَّ لَکُمَا عِنْدَ اللّٰہِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَ الْجَاہَ الْوَجِیْہَ وَ الْمَنْزِلَ الرَّفِیْعَ وَ الْوَسِیْلَۃَ اِنِّیْ اَنْقَلِبُ عَنْکُمَا مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ الْحَاجَۃِ وَ قَضَآئِھَا وَ نَجَاحِھَا مِنَ اللّٰہِ بِشَفَاعَتِکُمَا لِیْ اِلَی اللّٰہِ فِیْ ذٰلِکَ فَلَآ اَخِیْبُ وَ لَا یَکُوْنُ مُنْقَلَبِیْ مُنْقَلَبًا خَآئِبًا خَاسِرًام بَلْ یَکُوْنُ مُنْقَلَبِیْ مُنْقَلَبًا رَاجِحًا مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِقَضَآءِ جَمِیْعِ حَوَآئِجِیْ وَ تَشَفَّعَا لِیْ اِلَی اللّٰہِ انْقَلَبْتُ عَلٰی مَا شَآءَ اللّٰہُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ مُفَوِّضًا اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ مُلْجِاءً ظَھْرِیْ اِلَی اللّٰہِ مُتَوَکِّلاً عَلَی اللّٰہِ وَ اَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ کَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعٰی لَیْسَ لِیْ وَرَآءَ اللّٰہِ وَ وَرَآئَکُمْ یَا سَادَتِیْ مُنْتَھٰی مَا شَآءَ رَبِّی کَانَ وَ مَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَکُنْ وَّ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلاَّ بَاللّٰہِ اَسْتَوْدِعُکُمَا اللّٰہُ وَ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ اِلَیْکُمَا اِنْصَرَفْتُ یَا سَیِّدِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ مَوْلَایَ وَ اَنْتَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَا سَیِّدِیْ وَ سَلَامِیْ عَلَیْکُمَا مُتَّصِلٌ مَّا اتَّصَلَ اللَّیْلُ وَ النَّھَارُ وَاصِلٌ ذٰلِکَ اِلَیْکُمَا غَیْرُ مَحْبُوْبٍ عَنْکُمَا سَلَامِیْ اِنْشَآءَ اللّٰہُ وَ اَسْئَلُہٗ بِحَقِّکُمَا اَنْ یَّشَآءَ ذٰلِکَ وَ یَفْعَلَ فَاِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اِنْقَلَبْتُ یَا سَیِّدَیَّ عَنْکُمَا تَآئِبًا حَامِدًا لِلّٰہِ شَاکِرًا رَاجِیًا لِلْاِجَابَۃِ غَیْرَ اٰیِسٍ وَ لَا قَانِطٍ آئِبًا عَآئِدًا رَاجِعًا اِلَی زِیَارَتِکُمَا غَیْرَ رَاغِبٍ عَنْکُمَا وَ لَا مِنْ زِیَارَتِکُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَآئِدٌ اِنْشَآءَ اللّٰہُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ یَا سَادَتِیْ رَغِبْتُ اِلَیْکُمَا وَ اِلٰی زِیَارَتِکُمَا بَعْدَ اَنْ زَھِدَ فِیْکُمَا وَ فِیْ زِیَارَتِکُمَا اَھْلُ الدُّنْیَا فَلَا خَیَّبَنِیَ اللّٰہُ مَا رَجَوْتُ وَ مَا اَمَّلْتُ فِیْ زِیَارَتِکُمَا اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ.

## ترجمہ

اے خدا اے خدا اے خدا اے بیچاورں کی دعا کے قبول کرنے والے،غم زدوں کے غم کو دور کرنے والے، اے فریاد کرنے والوں کے فریاد رس، اے داد خواہوں کے داد رس، اور اے وہ خدا جو مجھ سے رگ گردن سے زیادہ قریب ہے اور اے وہ ذات جو انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجاتی ہے اے وہ ذات جو بلند منظر میں اور افق المبین میں ہے اور اے وہ ذات جو رحمان و رحیم ہے اور عرش کے تحت اختیار ہے اور اے وہ خدا جو نگاہوں کی خیانت کو جانتا ہی اور دلوں کے پوشیدہ امور کو پہچانتا ہے اور اے وہ خدا جس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور اے وہ جس پر آوازیں مشتبہ نہیں ہوتی ہیں اور اے وہ جس کو حاجتیں رنج نہیں دیتی ہیں اور اے وہ جس کو ملول نہیں کرتی ہے التماس کرنے والوں کی التماس۔ اے ہر فوت شدہ کے پانے والے۔ اے ہر متفرق کے جمع کرنے والے اور اے نفسوں کو موت کے بعد پیدا کرنے والے اے وہ جس کے لئے ہر روز ایک شان ہے۔ اے حاجتوں کے پورا کرنے والے، اے غموں کے دور کرنے والے اے سوالات کے عطا کرنے والے،اے رغبتوں کے مالک، اے کفایت کرنے والے اہم امور کے،اے وہ کافی ہوتا ہے ہر چیز کے لئے اور جس کے لئے آسمان و زمین کی کوئی چیز کفایت نہیں کرتی ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمدﷺ خاتم الانبیاء کے حق کے واسطے سے اور علی امیر المومنین﷣ کے حق کے واسطہ سے اور تیرے نبی کی دختر فاطمہ﷥ کے حق اور حسن و حسین ﷦ کے حق کے واسطہ سے میں ان لوگوں کے ذریعہ تیری طرف اپنے اس مقام میں متوجہ ہوں اور ان سے توسل کرتا ہوں اور ان سے شفاعت طلب کرتا ہوں تیری طرف اور ان کے حق کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تجھ کو قسم سے یاد کرتا ہوں اور اس شان کے ذریعہ جو ان کے نزدیک ہے اور اس قدر کے ذریعہ ان کی ہے تیرے نزدیک اور اس کے ذریعہ کہ تونے ان کو عالمین پر فضیلت دی ہے اور تیرے نام کے ذریعہ جس کو تونے قرار دیا ہے ان کے نزدیک اور تونے ان کو مخصوص کیا ہے عالمین کے مقابلہ میں اور جس کے ذریعہ تونے ان کو جدا کہا ہے اور ان فضل کو جدا کیا ہے عالمین کے فضل سے یہاں تک کہ ان کا فضل تمام عالمین کے فضل پر بلند ہوگیا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد و آلِ محمد﷨ پر درودنازل کر اور مجھ سے غم و الم اور مصیبت کو دور کردے اور میرے اہم امور میں کافی ہوجا اور میرے قرض کو ادا کردے اور مجھ کو فقریا سے بچالے اور مجھ کو فاقہ سے بچالے اور مجھ کومخلوقین کے سوال سے مستغنی بنادے اور میرے لئے کافی ہوجا اس کی غم سے جس سے میں ڈر رہا ہوں اور اس کی سختی سے جس سے میں ڈر تا ہوں اوراس کی دشواری سے جس سے میں درتا ہوں اور اس کے شر سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور اس کے مکر سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور اس کی بغاوت سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور اس کے ظلم سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور اس کے تسلط سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور اس کے دھوکہ سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور اس کی قدرت سے جس میں ڈرتا ہوں اور مجھ سے دور کردے دھوکہ دینے والے کے دھوکہ اور مکاری کرنے والے کے مکر کو خدایا جو میرے ساتھ ارادہ کرے تو اس کے لئے ویسا ارادہ کر اور جو میرے ساتھ دھوکہ کرے تو اس کے ساتھ وہی کر او رمجھ سے اس کے دھوکہ مکر، سختی اور تکلیف کو رد کردے اور مجھ سے اس کو روک دے جیسے تو چاہے اور جہاں خدایا اس کو مشغول رکھ ایسے فاقہ کہ اس کا تو جبران نہ کرے اور ایسی بلاء میں کہ اس کو تونہ چھپائے اور اسے فاقہ میں کہ اس کا علاج نہ کرے اور اس بیماری میں کہ اس سے عافیت نہ دے اور ذلت میں کہ عزت نہ دے اور غربت میں کہ اس کا جبران نہ کرے۔ خدایا اس کے منصوبوں پر ذلت کی مار پڑے اور اس پر فاقہ داخل کر اس کی منزل میں اور بیماری داخل کر اس کے بدن میں تاکہ اس کو میری طرف سے ایسا غال کردے کہ اسے فراغت نہ ہو اور میری یاد اس کے دل سے نکال دے جیسا کہ تونے اس سے اپنی یاد نکال دی ہے اور مجھ کو تکلیف دینے سے اس کے کان، زبان اور ہاتھ اور پیر اور دل اور تمام اعضاء و جوارح کو روک دے اور اس پر ان سب میں بیماری داخل کردے اور اس کو شفا نہ دے تاکہ تواس کے لئے ایسا مشغلہ قرار دیدے کہ وہ اس کی وجہ سے مجھ سے غافل اور میرے ذکر سے غافل رہے اور میرے لئے کافی ہوجا اے کفایت کرنے والے کہ تیرے علاوہ کوئی کافی نہیں ہے بیشک تو کافی ہے تیرے علاوہ کوئی کافی نہیں اور کشادگی دینے والا ہے کہ تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے فریاد رس کہ تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے اور پناہ کہ تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ وہ ناکام ہوں جس کا پناہگاہ تیرے علاوہ کوئی ہوا اور جس کا فریاد رس تیرے علاوہ کوئی نہیں ا اور اسکی نجات خلوق کی طرف ہوئی تیرے علاوہ تومیرا بھروسہ میری امید، مقام فریاد، مقام فرار، ملجا و نجات کا مقام ہے۔ میں تجھ سے ہی فتح چاہتا ہوں تجھ سے ہی کامیابی چاہتا ہوں اور محمد و آل محمد﷨ کے ذریعہ تیری طرف متوجہ ہوں متوسل ہوں اور ان کی سفارش لایا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ اے اللہ اے اللہ کہ حمد تیرے لئے ہے اور تیرے لئے شکر ہے اور تیری طرف فریاد ہے اور تو وہ ہے جس سے مدد چاہی جاتی ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ اے اللہ اے اللہ محمد و آل محمد﷨ کے حق کے واسطہ سے کہتو درود نازل کر محمداور آل محمد﷨ پر اورمجھ سے میرے غم و الم و مصیبت کو دور کردے میرے اس مقام میں جیسا کہ تونے اپنے نبیﷺ سے ان کے غم و الم اورکرب کو دور کیا ہے اور تو کافی ہوا ہے ان کے لئے دشمن کے خوف سے تو دور کردے مجھ سے جیسا کہ تونے ان سے دور کیا ہے اور میرے لئے کشادگی قرار دے جیسی تونے ان کے لئے قرار دی ہے اور میرے لئے کافی ہو جیسا کہ تو ان کے لئے کافی ہوا ہے اور مجھ سے دور کردے اس خوف کوجس سے میں ڈرتا ہوں اور اس مشقت کو جس میں ڈرتا ہوں اور اس غم کو جس میں ڈرتا ہوں بغیر میرے نفس پر مشقت کے اور میری حاجتوں کے پورا کرنے کا ذمہ دار ہوجا اور کافی ہوجا اس میں جس کا ہم اہم ہو میری آخرت اور دین کے امر میں اے امیر المومنین﷣ (اور اے ابو عبداللہ ﷣آپ پر میری طرف سے خدا کا سلام ہو ہمیشہ جب تک میں باقی رہوں اور رات باقی رہیں خدا نہ قرار دے اس کو میرے آپ دونوں کی آخری زیارت اور خدامیرے اور آپ دونوں کے در میان جدائی نہ ڈالے خدایا مجھ کوزندگی دے جیسی محمدﷺ اور ان کی ذریت کی ہے اور مجھ کو موت دے ان کی موت کی طرح اور مجھ کو وفات دے ان کی ملت اور مجھ کو محشور کر ان کے زمرہ میں اور جدائی نہ ڈال میرے اور ان کے درمیان چشم زدن کے لئے دنیا اور آخرت میں۔ اے امیر المومنین﷣ اور اے ابو عبد اللہ میں آپ کی خدمت میں آیا ہوں زائر بن کراور اللہ کی طرف توسل کرتے ہوئے جو میرا اور آپ کا رب ہے اور اس کی طرف متوجہ ہوں آپ دونوں کے ذریعہ اور شفاعت چاہنے والا ہوں آپ سے اللہ کی طرف اپنی اس حاجت میں تو آپ دونوں شفاعت کریں میری آپ دونوں کے لئے مقام محمود ہے اللہ کے نزدیک اور آبرومند درجہ اور بلند منزل اور وسیلہ ہے میں آپ کی زیارت سے پلٹ رہاہوں انتظار کرتے ہوئے اپنی حاجت کے پورا ہونے کا اور حاجت کے کامیاب ہونے کا اللہ سے آپ دونوں کی شفاعت سے میرے لئے اللہ کی طرف تواب میں ناامید نہ ہوں اور میرا پلٹنا ناکامی اور خسران والا پلٹنا نہ ہو بلکہ میرا پلٹنا کامیابی کامرانی رستگاری اور رجحان والا ہو میری تمام حاجتوں کے پورا ہونے کے ساتھ اور میرے لئے شفاعت کیجئے اللہ کی طرف کہ میں پلٹوں اس پر جو خدا چاہے اور کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے مگر اللہ سے میں اپنے امر کو اللہ کی طرف سونپے ہوں اور میری پناہ اللہ کی طرف تو کّل کرتے ہوئے اللہ پر اور میں کہتا ہوں کہ اللہ میرے لئے کافی ہے اللہ سنتا ہے اس کی آواز کو جس نے دعا کی نہیں ہے میرے لئے اللہ کے علاوہ اور آپ کے علاوہ اے میرے سردار کوئی منتہیٰ جس کو خدا نے چاہا وہ ہوگیا اور جس کو اس نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا اور کوئی قوت و طاقت نہیں ہے مگر اللہ۔ میں آپ دونوں کوخدا کو سونپتا ہوں اور خدا نہ قرار دے میرے لئے یہ آخری زیارت میں پلٹ رہا ہوں اے میرے سردار اے امیر المومنین﷣ اور میرے مولا اے ابوعبداللہ اے میرے سردار اور میرا مسلسل سلام ہو آپ دونوں پر شب و روز اور سلام پہنچتا رہے آپ دونوں تک اور آپ دونوں سے پوشیدہ نہ رہے میرا سلام انشاء اللہ اور میں اس سے سوال کرتا ہوں آپ دونوں کے حق کے واسطہ سے کہ وہ یہی چاہے اور کرے وہ حمید اور مجید ہے میں پلٹ رہا ہوں اے میرے سردار آپ سے،توبہ کرتے ہوئے، حمد خدا کرتے ہوئے، شکر کرتے ہوئے، امید لگائے ہوئے قبولیت کی، بغیر مایوسی اور قنوطیت کے، پلٹنے والا ہوتے ہوئے آپ کی زیارت کے لئے بغیر منحرف ہوئے آپ دونوں کی زیارت اور ذات سے بلکہ پلٹنے والا ہوں انشاء اللہ اور کوئی طاقت و قوت نہیں ہے مگر اللہ کے ذریعہ اے میرے سردار میں آپ دونوں کی جانب راغب ہوں اور آپ کی زیارت کی طرف بعد اس کے میں نے اہل دنیا کو آپ سے اور آپ کی زیارت سے بے رغبت دیکھا تو خدا مجھ کو میری امید ناکام نہ کرے جو میں نے آپ دونوں کی زیارت سے امید ہے بیشک وہ قریب اور دعا کا قبول کرنے والا ہے۔

1. (بحار الانوار جلد ۹۸ صفحہ ۳۰۰-ط-بیروت) [↑](#footnote-ref-1)
2. مزید تفصیل کیلئے کتاب ’’شفاء الصدور‘‘کی طرف روجوع فرمائیں [↑](#footnote-ref-2)
3. داستان شگفت صفحہ ۴۹۴ [↑](#footnote-ref-3)
4. کتاب دستانہائے شگفت، ص ۴۹۴و ہدیۂ الذائر ص ۱۶۴-الکلام-بحرالکلام جلد-۱ ص ۵۴ [↑](#footnote-ref-4)
5. تذکرہ الذاکرین مفصل نسخہ خطی ۸/۴۳۷۳ کتابخانہ مجلسی [↑](#footnote-ref-5)
6. تذکرہ الذاکرین مفصل نسخہ خطی، ۸/۴۳۷۳ کتابخانہ مجلسی [↑](#footnote-ref-6)
7. داستانہائے شگفت دست غیب صفحہ ۳۷۳ [↑](#footnote-ref-7)
8. نجم الثاقب باب ۷؍ حکایت ۳۴۴/مفاتیح الجنان [↑](#footnote-ref-8)
9. عبقری الحسان جلد ۱؍صفحہ ۱۱۳ بساط دوم [↑](#footnote-ref-9)
10. شفاء الصدور جلد ۱ صفحہ ۱۲۶-۱۲۷ [↑](#footnote-ref-10)
11. حالات ابرقوئی طباطبائی، کتاب ولدیۃ المتقین، ص۲۰ [↑](#footnote-ref-11)
12. مزید تفصیل کیلئے کنز الخفی صفحہ ۸۴ تالیف شیخ عبد النبی اراکی کا مطالعہ فرمائیں [↑](#footnote-ref-12)